besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ کے میدان میں

تالیف

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

اُستاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

مکتبہ ایمان و یقین

besturdubooks.wordpress.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جنگ کے میدان میں

مؤلف

مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم العالی

اُستاذُ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراتشی

ناشر:

مکتبہ ایمان ویقین

besturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: محمد رسول اللہ ﷺ جنگ کے میدان میں

مصنف : مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب مدظلہم العالی

تعداد : گیارہ سو

طباعت : اوّل

سنِ اشاعت: مئی ۲۰۱۱ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

باہتمام : غفران اللہ جان بنوی

ناشر : مکتبہ ایمان ویقین (فون:0333-7993963)

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی	دارالاشاعت، اردو بازار کراچی
مکتبۃ الرازی، بنوری ٹاؤن کراچی	قدیمی کتب خانہ، اردو بازار کراچی
مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی	مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
مکتبہ عبداللہ بن مبارک	المکتبۃ المنصور، راولپنڈی
ضیاء بک سیلر، میرعلی	اسلامی کتب خانہ، چوک بازار بنوں
ممتاز کتب خانہ، پشاور	علمی کتب خانہ، میران شاہ

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
حضور اکرم ﷺ کی بہادری	۱۳۶	باب سوم: جنگ خندق	۱۷۷
حضور اکرمؐ کا ابی بن خلف کو قتل کرنا	۱۳۷	جنگِ خندق کی وجہ تسمیہ	۱۷۹
سید الشہداء حضرت حمزہ کی بہادری و شہادت	۱۳۸	جنگِ خندق کے اسباب	۱۸۰
حضرت حسان کا مرثیہ	۱۴۴	بنو نضیر کی غداری و رسوائی	۱۸۰
حضرت کعب بن مالک کا مرثیہ	۱۴۶	یہود بنو نضیر کو حضور اکرمؐ کا حکم	۱۸۲
حضرت حمزہؓ کی بہن حضرت صفیہ کا مرثیہ	۱۴۷	لشکرِ اسلام کا بنو نضیر پر چڑھاؤ	۱۸۴
حضرت علیؓ کی بہادری	۱۴۹	لشکرِ کفار کا اکٹھا ہونا	۱۸۷
غسیل الملائکہ حضرت حنظلہؓ کی بہادری	۱۵۰	حضور اکرم ﷺ کو اطلاع اور آپؐ کا مشورہ	۱۸۹
حضرت ابوبکرؓ کی جانثاری	۱۵۱	خندق کے دوران تکالیف	۱۹۱
شہزادہ مصعب بن عمیر کی شہادت	۱۵۲	جنگ کے دوران معجزات کا ظہور	۱۹۷
عبداللہ بن جحش کی جانثاری	۱۵۳	یہود بنو قریظہ کی غداری	۱۹۹
حضرت انس بن نضر کی جرأت و شجاعت	۱۵۵	حضرت خواتؓ کا عجیب واقعہ	۲۰۲
حضرت اصیرمؓ کا اسلام اور شہادت	۱۵۶	حضور اکرم کی پھوپھی حضرت صفیہ کی بہادری	۲۰۳
دیگر صحابہؓ کی جانثاری	۱۵۷	خندق کے آس پاس حق و باطل کے معرکے	۲۰۴
اسلام کی بہادر مائیں میدان احد میں	۱۶۱	حضرت علیؓ اور مشرک پہلوان کا واقعہ	۲۰۴
جنگ احد اور قرآن کریم	۱۶۵	بہادر ماں کا بہادر بیٹا	۲۰۹
حضرت عمر فاروق اور ابوسفیان کا مکالمہ	۱۷۱	مدینہ کی کھجوروں پر صلح کا ارادہ	۲۱۰
زخمی شیر پھر میدانِ جنگ میں	۱۷۳	نعیم بن مسعودؓ کی عجیب تدبیر	۲۱۲
رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سلول کی رسوائی	۱۷۵	عکرمہ بنو قریظہ کے ہاں	۲۱۴

besturdubooks.wordpress.com

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
ابوسفیان محلہ یہود میں	۲۱۵	پابند سلاسل حضرت ابوجندلؓ	۲۴۸
لشکرِ کفار بھاگ رہا ہے	۲۱۵	مقامِ خیبر	۲۵۱
خدائی طوفان	۲۱۷	جنگِ خیبر کے اسباب	۲۵۱
ابوسفیان کا خط	۲۱۸	جنگِ خیبر محرم الحرام ۷ھ میں ہوئی	۲۵۲
حضور اکرمؐ کا جواب	۲۱۹	مدینہ منورہ سے لشکرِ اسلام کی روانگی	۲۵۴
غدار بنوقریظہ کا انجام	۲۲۰	خیبر کے قریب لشکرِ اسلام کا پڑاؤ ڈالنا	۲۵۶
بنوقریظہ کا لشکرِ اسلامی سے مذاکرات	۲۲۲	''نطاۃ'' قلعوں کی فتوحات	۲۵۸
کعب بن اسد کی تجویزیں	۲۲۲	خیبر کے قلعوں پر ایک نظر	۲۶۰
مذاکرات کے لئے ابولبابہؓ کا جانا	۲۲۴	قلعہ صعب بن معاذ کے سامنے گھمسان کی لڑائی	۲۶۰
بنوقریظہ میں حضرت سعد کا فیصلہ	۲۲۵	مؤمن و کافر کا مقابلہ	۲۶۱
غدار یہود اور کفر کے سرغنے موت کے سامنے	۲۲۷	لشکرِ اسلام کو عارضی شکست اور پھر فتح	۲۶۲
قرآن کریم اور جنگِ خندق	۲۲۹	مفتوحہ قلعہ کا سامان	۲۶۴
باب چہارم: جنگِ خیبر	۲۳۳	قلعہ ''قلّہ'' پر چڑھائی	۲۶۶
مقامِ حدیبیہ	۲۳۵	علاقہ الشق کے قلعوں پر چڑھائی	۲۶۸
مدینہ منورہ سے حضور اکرمؐ کی روانگی	۲۳۵	حباب بن منذرؓ اور غزول یہودی کا مقابلہ	۲۶۸
سفارتی مذاکرات	۲۳۷	شیر اسلام ابودجانہ اور یہودی کا مقابلہ	۲۶۹
بیعت رضوان	۲۴۰	قلعہ نزار کے سامنے حق و باطل کا مقابلہ	۲۷۰
صلح حدیبیہ کی شرائط	۲۴۳	قلعہ نزار کا عظیم الشان قیدی	۲۷۰
صلح حدیبیہ مجاہدین کے لئے عبرت	۲۴۵	قلعہ قموص کے سامنے گھمسان کی جنگیں	۲۷۳

besturdubooks.wordpress.com

بابِ سوم

جنگِ خندق

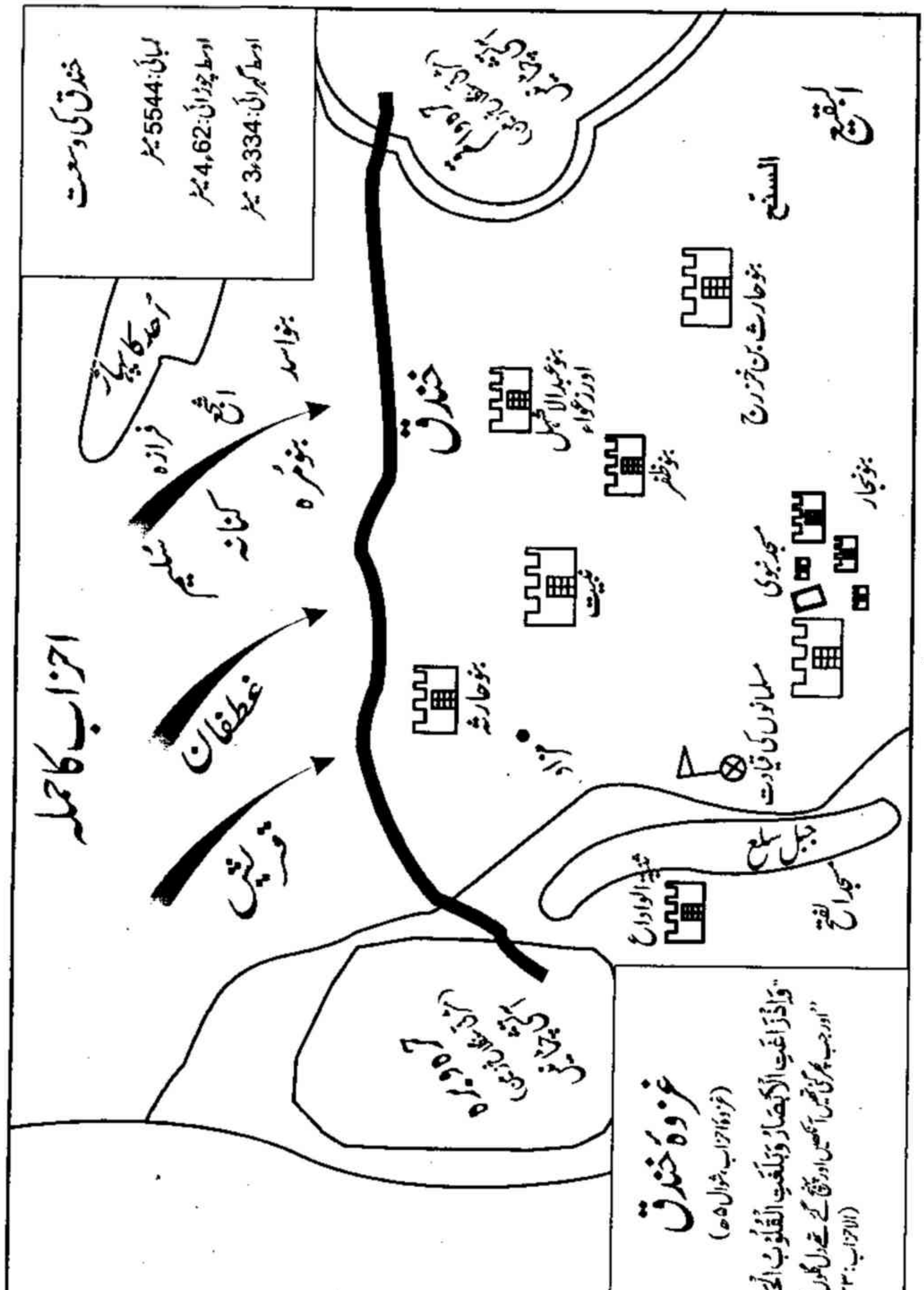
احزاب کا حملہ
قریش
غطفان
سلیم
کنانہ
بنو مرہ
فزارہ
اشجع
بنو اسد
احد کا پہاڑ
خندق کی وسعت
لمبائی: 5544 میٹر
اوسط چوڑائی: 4.62 میٹر
اوسط گہرائی: 3.334 میٹر
خندق
بنو حارثہ
بنو عبدالاشہل اور زعوراء
بنو ظفر
بنو حارث بن خزرج
السنح
البقیع
مسجد نبوی
بنو نجار
مسلمانوں کی قیادت
جبل سلع
غزوۂ خندق
(غزوۂ احزاب شوال ۵ھ)
"وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ"
(الاحزاب: ۱۰)

besturdubooks.wordpress.com

جنگِ خندق کی وجہ تسمیہ

جنگ کا پہلا مرحلہ

اسلام کی مقدس جنگوں میں سے تیسری بڑی جنگ ،جنگِ خندق یا جنگِ احزاب کے نام سے مشہور ہے اس کو جنگِ خندق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس جنگ میں کفار سے دفاع کے لئے مدینہ منورہ کے ارد گرد خندقیں کھدوائی گئی تھی ،خندق کھائی کو کہتے ہیں۔جنگوں میں زمانۂ قدیم سے آج تک خندق کا یہ عمل کارگر اور مفید ثابت ہوا ہے۔دنیا جدید فنون حربیہ میں جتنی بھی ترقی کرے گی خندقوں کی افادیت ہر زمانہ میں برقرار رہے گی۔جہاد افغانستان میں روس کی بربادی اور مجاہدین کی کامیابی کیلئے خندقیں بنیادی اور کلیدی حیثیت رکھتی تھیں۔جنگِ خندق میں بھی حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ پر حضور اکرم ﷺ نے خندق کھودنے کا حکم دیا آپ نے اس کام کو اپنے اصحاب کرام میں اس طرح تقسیم کیا کہ ہر دس آدمیوں کے ذمہ چالیس ہاتھ کی جگہ آئی۔خندق کا طول تقریباً پانچ ہزار ہاتھ تھا اس کی گہرائی سات ہاتھ سے دس ہاتھ تک تھی اور چوڑائی نو ہاتھ سے کچھ اوپر تھی۔چھ دن کے قلیل عرصہ میں تین ہزار مجاہدین نے اس کام کو مکمل کر لیا اور مدینہ منورہ کے جو اطراف کھلے ہوئے تھے وہ سب خندق کی وجہ سے محفوظ ہو گئے اور باقی حصہ عمارتوں کی وجہ سے محفوظ تھا۔اس مقدس جنگ کو جنگِ احزاب بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں قبائل عرب کی بڑی بڑی جماعتیں مسلمانوں کے خلاف مدینہ منورہ پر چڑھ آئی تھیں ،احزاب جمع حزب کی ہے جس کے معنی گروہ اور جماعت کے ہیں، قرآن کریم میں اسی مناسبت سے ایک سورت کا نام سورت احزاب ہے۔میں اپنے محترم قارئین کے سامنے جو مستند تاریخی حقائق رکھنا چاہتا ہوں اس کا ایک بڑا حصہ تو خود احادیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔قرآن عظیم نے بھی اس کی کافی تفصیل بیان کی ہے۔میں تاریخ البدایہ والنہایہ تاریخ طبری اور دیگر مستند تاریخوں سے جنگِ خندق کا واقعہ نقل کر کے پیش کروں گا ،لیکن بنیادی طور پر میں ''کتاب المغازی للواقدیؒ '' کو پیش نظر رکھوں گا۔

besturdubooks.wordpress.com

جنگِ خندق کے اسباب

جنگ کا پہلا مرحلہ

غزوۂ خندق یا احزاب ماہ شوال ۵ ھ میں پیش آیا۔ یہ اسلام کے اہم غزوات میں سے ہے۔ یہ ایک فیصلہ کن لڑائی تھی اور ایسی سخت آزمائش کی گھڑی تھی جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس مقدس جنگ کا ایک سبب تو وہی عام سبب ہے کہ حق و باطل کا معرکہ روزِ ازل سے قائم ہو چکا ہے۔ دوسرا سبب اس کا وہ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں اور محدود پیمانے پر کاروائیاں تھی جو بالآخر بڑی جنگ کا ذریعہ بنتی تھیں چنانچہ جنگِ احد کے بعد بنونضیر پر چڑھائی، بدرِ صغریٰ، دومتہ الجندل، غزوۂ بنی مصطلق، حادثہ بئر معونہ، وغیرہ واقعات غزوۂ خندق کے لیے اسباب بنے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے قارئین کرام کے سامنے بنونضیر کا مدینہ منورہ سے اخراج اور جلاوطن ہو کر خیبر یا شام یا اذرعات کی طرف چلے جانے کا تذکرہ کرلوں تاکہ جنگِ خندق کا پس منظر واضح طور پر سامنے آجائے۔ نیز آئندہ جنگِ بنوقریظہ کا تذکرہ ہوگا اس کا سمجھنا بھی کسی حد تک بنونضیر کی جلاوطنی پر موقوف ہے۔ اسی طرح غزوہ خیبر کا سمجھنا بھی بنو نضیر پر چڑھائی کے سمجھنے سے وابستہ ہے۔ تو لیجئے بنونضیر کی ذلت ورسوائی کی داستان بھی سن لیجئے۔

بنونضیر کی غدّاری ورسوائی

ماہ ربیع الاول ۴ ھ کو رسول اللہ ﷺ اپنے دس بارہ اصحاب کے ہمراہ بنونضیر کے محلہ میں جو مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے، ایک معاملہ طے کرنے کے غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ مدینہ کے انتظامی و دفاعی امور میں مسلمانوں کا بنونضیر سے بھی اس طرح کا معاہدہ تھا جس طرح کہ یہودِ بنو قینقاع اور بنوقریظہ سے معاہدہ ہوا تھا۔ لیکن یہودیوں کی خائن طبیعت نے ہر وقت بدعہدی کا مظاہرہ کیا چنانچہ موقع بہ موقع انکو سزا ملی اور وہ رسوا ہوئے، اسی طرح کا واقعہ بنونضیر کا بھی ہوا۔ حضور اکرم ﷺ جب انکے ہاں اپنے اصحاب ابوبکر وعمر وعلی وزبیر وسعد بن معاذ وطلحہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ پہنچے تو بنونضیر نے آپ ﷺ کو ایک مکان کے نیچے بٹھلایا اور کہا کہ آپ کا مطالبہ

besturdubooks.wordpress.com

منظور ہے ہم تیار و تابعدار ہیں اب آپ ہمارے ہاں کھانا کھائیں اور کچھ دیر کیلئے تشریف رکھیں۔ یہ کہہ کر بنونضیر کے بدعہدوں نے یہ مشورہ کیا کہ یہ ایک سنہری موقع ہے کوئی شخص مکان پر چڑھ کر بھاری پتھر لڑھکا دے تا کہ ہمیشہ کے لیے محمد ﷺ کا خاتمہ ہو جائے اس کام کے لئے عمرو بن جحاش نامی بد بخت شخص تیار ہو گیا، یہود کے ایک سنجیدہ شخص سلام بن مشکم نے بڑی منت سماجت کی کہ ایسا مت کرو پوری زندگی میری مخالفت کرو لیکن یہ ایک بات میری مان لو اور یہ کام نہ کرو کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس غداری اور نقضِ عہد کی پاداش میں تم رسوا ہو جاؤ گے اور دینِ اسلام کو ایک اور شخص سنبھال لے گا اور قیامت تک تم پٹتے رہو گے۔ یہود نے یہ بات نہ مانی اور بھاری پتھر مکان کی چھت سے گرانے کی تیاری کی کہ اتنے میں جبرائیل امین نے حضور ﷺ کو اس سازش کی اطلاع دی آپ ﷺ وہاں سے ایسے اٹھے گویا کہ آپ قضائے حاجت کیلئے جا رہے ہیں۔ حتی کہ اپنے اصحاب کو بھی کچھ نہ بتایا اور سیدھا مدینہ منورہ واپس آگئے۔ صحابہؓ نے کچھ انتظار کیا اور پھر کہا کہ جب حضور ﷺ چلے گئے تو ہمارا کیا کام ہے۔ یہود کے سرغنے حی ابن اخطب نے کہا کہ ابوالقاسم نے جلدی کی ہم تو اسے کھانا کھلا رہے تھے۔ اب اس منصوبے پر یہود پشیمان ہوئے۔ ایک یہودی عالم صویرا نے کہا اے یہود! تمہاری غداری کی اطلاع محمد ﷺ کو ہو گئی ہے اسی لیے وہ چلے گئے، یاد رکھو وہ اللہ کے رسول ہیں خاتم الانبیاء ہیں، تم ضد و حسد کی وجہ سے نہیں مانتے ورنہ تورات میں جس کی پیشن گوئی کی گئی ہے اور جو علامات بیان ہوئے ہیں وہ سب اسی نبی آخر الزمان کے متعلق ہیں۔ اب میں دیکھ رہا ہوں کہ اس غداری کی پاداش میں تم نکالے جاؤ گے۔ تم اپنے گھروں کو ویران کر کے چھوڑو گے اور تمھارے بچے چیختے چلاتے بھاگیں گے۔ ہاں البتہ اب دو باتیں ہیں اگر اس میں میری اطاعت کی تو بچ جاؤ گے۔ سب نے پوچھا کہ بتاؤ وہ دو باتیں کیا ہیں؟ یہودی عالم صویرا نے کہا

① دین اسلام قبول کر لو بچ جاؤ گے سب نے کہا یہ نہیں ہو سکتا ہم تورات کو نہیں چھوڑ سکتے۔

② صویرا نے کہا کہ ابھی ابھی محمد ﷺ تمہاری طرف اپنا ایک آدمی بھیجے گا اور حکم دے گا کہ میرے اس شہر سے نکل جاؤ جب حکم آئے گا تم فوراً اسے قبول کر لو اور اپنا مال و متاع سب لیکر خیبر چلے جاؤ، اس کے بعد سلام بن مشکم نے بھی کہا اے حی ابن اخطب میں تو ابتداء سے تمہارے اقدامات کو

besturdubooks.wordpress.com
پسند نہیں کرتا تھا۔ اب خیر و عافیت اسی میں ہے کہ محمد ﷺ کا فرمان جب آئیگا اسے قبول کرلو اور اس شہر سے نکل جاؤ۔ حی ابن اخطب نے کہا میں ایسا ہی کروں گا۔

یہودِ بنونضیر کو حضور اکرم ﷺ کا حکم

جنگ کا دوسرا مرحلہ

حضور اکرم ﷺ جب واپس مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو بنی نضیر کی طرف روانہ کیا اور ان سے فرمایا جا کر اُن سے یہ کہدو کہ رسول اللہ نے مجھے تمھاری طرف اس فرمان کے ساتھ بھیجا ہے کہ انکے شہر سے تم فوراً نکل جاؤ۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ نے جا کر یہود کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کا تذکرہ کیا، ان کی آپس میں گفتگو اس طرح ہوئی۔

محمد بن مسلمہؓ: اے یہود جب میں پہلے تمہارے پاس آیا کرتا تھا تو تم لوگ مجھے خوب کھانا کھلا کر اکرام کرتے تھے یا نہیں؟

یہود: تورات کی قسم ہم تمہیں خوب کھلایا کرتے تھے۔

محمد بن مسلمہؓ: کیا تم مجھے حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی نہیں کہا کرتے تھے کہ نبی آخر الزمان یمن کی طرف آئے گا۔ وہ اونٹ پر سوار ہوگا، عمامہ سر پر ہوگا اس کی تلواریں اس کے کندھے پر ہونگی اس کی آنکھیں قدر سرخ ہوگی "الضحوک القتال" یعنی ہنس مکھ اور بہت لڑنے والا ہوگا اور وہ اس شہر میں کفار سے گھمسان کی لڑائی لڑے گا۔؟؟

یہود: خدا کی قسم ہم ایسا ہی کہا کرتے تھے۔

محمد بن مسلمہؓ: بس وہی بات ہے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ تم نے بد عہدی کی ہے۔ اب میرے اس شہر کو دس دن کے اندر اندر خالی کردو اس کے بعد جو یہاں دیکھا گیا، اس کی گردن اڑا دی جائے گی،۔

یہود: اے محمد بن مسلمہ ہمیں گمان بھی نہیں تھا کہ تم جیسا ہمارا دوست اس قسم کا پیغام ہمارے پاس

besturdubooks.wordpress.com

لائے گا۔

محمد بن مسلمہؓ: بس ایمان اور کفر کی وجہ سے دل بدل چکے ہیں۔

اب یہودِ بنی نضیر جانے کی تیاری میں مشغول ہو گئے کہ اتنے میں عبداللہ بن سلول رئیس المنافقین کا پیغام آیا کہ اے بنی نضیر تم ہرگز اپنے علاقوں سے مت نکلو میرے دو ہزار ساتھی ہیں وہ آپ کے لیے وقف ہیں ادھر بنو قریظہ بھی تمہاری مدد کے لئے آجائیں گے۔ ہم سب تمہارے قلعوں میں داخل ہو کر آخر دم تک مسلمانوں سے لڑیں گے۔ اس طرح بار بار پیغام بھیج کر ابن سلول منافق نے بنونضیر کو روک کر ہلاکت کی طرف دھکیل دیا۔ اب حی بن اخطب (جو یہودِ بنونضیر کا بڑا تھا) نے حضور اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ ہم نہیں نکلیں گے تم جو چاہو کر لو یہ کہہ کر انہوں نے قلعوں اور سامانِ جنگ کو درست کرنا شروع کر دیا۔

ادھر ابن سلول نے بنو قریظہ کے سردار کو بدعہدی پر آمادہ کیا لیکن اس نے کہا کہ ہم نے مسلمانوں سے معاہدہ کیا ہے، ہم ہرگز اس کو نہیں توڑیں گے ادھر سلام بن مشکم نے دوبارہ حی ابن اخطب کو سمجھانے کی کوشش کر کے کہا: میں نے پہلے بھی تمہیں کہا تھا کہ بدعہدی مت کرو تم نے نہیں مانا میں اب بھی تمہیں کہتا ہوں کہ محمد کے لشکر کے آنے سے پہلے اس سے بات بنالو اور سب سامان بیچ کر یا ساتھ لے کر خیبر چلے جاؤ یہی صورت بہتر ہے حی بن اخطب نے کہا کہ محمد ﷺ نے ویسے کہا ہے وہ کبھی نہیں آئیں گے اور ابن سلول نے اپنے لوگوں اور دیگر عرب کا میرے ساتھ وعدہ کیا ہے ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

سلام بن مشکم نے کہا کہ ابن سلول تم سب کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دے گا۔ دیکھو بنو قریظہ نے آنے سے انکار کر دیا ہے اور کل خود ابن سلول گھر بیٹھ کر انکار کر دے گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بچے اور عورتیں کس ذلت سے اپنے علاقے چھوڑ کر بھاگیں گی۔

یہود کے ایک پاگل آدمی نے حی ابن اخطب سے کہا کہ تم ایک منحوس آدمی ہو جو بنونضیر کو ہلاک کر کے چھوڑو گے ابن اخطب نے چیخ کر کہا کہ دیکھو لوگو اب تو یہ پاگل بھی ڈانٹنے لگا ہے اس پر لوگوں نے اس پاگل کی خوب پٹائی لگائی۔

besturdubooks.wordpress.com

اس کے بعد حی بن اخطب نے اپنے بھائی کو حضور اکرم ﷺ کے پاس یہ پیغام دیکر بھیجا ''ہم اپنے علاقوں کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو تمہیں اختیار ہے کر کے دیکھ لو''۔

لشکرِ اسلام کا بنی نضیر پر چڑھائی

جنگ کا تیسرا مرحلہ

جب حضور اکرم ﷺ کو یہود کی طرف سے یہ پیغام پہنچا تو آپ نے زور سے بلند آواز سے فرمایا:'' أللہ اکبر حاربت الیھود'' یعنی یہود جنگ میں نے پہل کی ہے مسلمانوں نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا۔اس کے بعد حضور ﷺ نے بنو نضیر پر چڑھائی کے لئے نفیرِ عام کیا، چنانچہ صحابہ کرام ؓ اپنے اپنے گھروں کو دوڑنے لگے اور اسلحہ زیب تن کرنے لگے حضور ﷺ نے اپنے لشکر کے ساتھ بنی نضیر کے ایک کھلے میدان میں جا کر اترے آپ ﷺ کے لئے پہلے سے خیمہ وہاں لگایا گیا تھا جو بنو نضیر کی آبادی کے بالکل قریب تھا حضور اکرم ﷺ نے وہاں عصر کی نماز پڑھائی اور پھر اپنے خیمہ میں داخل ہوئے ،ادھر سے یہود نے قلعوں سے لشکرِ اسلام پر تیروں کی بارش کر دی اور سنگ بازی کا زبردست حملہ کیا ان میں ایک شیطان بہت تیر انداز تھا جس کا نام ''ابن عروک'' تھا اس کا تیر حضور اکرم ﷺ کے خیمے پر آکر لگا۔تو حضور ﷺ نے جنگی حکمتِ عملی کے تحت خیمے کو پیچھے کی طرف لیجانے کا حکم دیا۔

اب بنو نضیر اپنے قلعوں میں محصور ہو کر رہ گئے نہ تو بنو قریظہ نے ساتھ دیا اور نہ عبداللہ بن ابی سلول منافق نے کوئی مدد کی۔ سلام بن مشکم اور صویرا نے ابن اخطب سے کہا کہ ابن سلول کی فوج اور مدد کے وعدے کہاں گئے ؟ تو حیّ ابن اخطب نے کہا کہ میں کیا کروں بس یہ گھمسان کی لڑائی خدا کی طرف سے مقرر شدہ تھی۔

حضور ﷺ نے زرہ پہن لی اور رات گزارنے لگے، حضرت علیؓ کچھ دیر کے لئے اپنے ساتھیوں کے ساتھ غائب رہے اور پھر واپس آکر ابن عروک کا سر حضور ﷺ کے سامنے رکھا اور فرمایا کہ یہ خبیث بڑا بہادر تیر انداز تھا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں رات کو حملہ نہ کر دے، لہذا میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے قتل کر دیا۔اور اس کے باقی ساتھی بھاگ چکے ہیں اگر آپ حکم دیں تو ہم ان کو بھی قتل کر دیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ابو دجانہؓ اور دیگر دس بہادروں کو روانہ فرمایا۔ان سب نے جا کر ان یہودیوں کو

besturdubooks.wordpress.com

قلعہ میں داخل ہونے سے پہلے قتل کر دیا۔اب یہود قلعہ بند تھے اور مسلمان کھلے میدان میں مقیم تھے حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے باغات کو آگ لگا دو اور کھجوروں کے درختوں کو کاٹ دو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ کام شروع کیا بعض صحابہ نے ایک قسم کی کھجور عجوہ کھجور کے درخت جب کاٹے تو یہود کی عورتیں چیخ اٹھیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ عجوہ ایک عمدہ کھجور ہے جس پر ایسا ہی رویا جاتا ہے، پھر یہود نے کہا اے محمد! آپ فساد سے روکا کرتے تھے اب یہ درخت کیوں کاٹتے ہو، باغات کیوں جلاتے ہو؟ ہم ان باغات کو فروخت کرتے ہیں اور جو مطالبہ آپ نے کیا تھا کہ نکل جاؤ تو یہ اموال لیکر نکل جائیں گے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اب باغات اور زمین تمہارے ہاتھ سے نکل چکی ہیں، اب تو صرف وہ سامان لے جاؤ گے جو اونٹ اٹھا کر لے جاسکتے ہیں سوائے اسلحہ کے، باغات کاٹنے اور جلانے کے اس عمل کو قرآن کریم نے اس طرح جائز قرار دیا:

"مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ." (سورۃ حشر آیت:۵)

ترجمہ: "جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جگہ پر کھڑے رہنے دیا سو دونوں باتیں خدا ہی کے حکم اور رضا کے موافق ہیں اور تا کہ کافروں کو ذلیل کرے"۔ یہودی عورتوں کے رونے پر ابو رافع نے ڈانٹ کے انداز میں کہا کہ روتی ہو اگر یہاں عجوہ کھجور کے درخت کاٹے گئے تو ہمارے لئے خیبر میں بہت سارے عجوہ موجود ہیں ایک یہودی بڑھیا نے کہا کہ وہاں بھی ایسی صورت حال پیش آنے والی ہے۔ابو رافع نے کہا کہ تیرا منہ ٹوٹ جائے وہاں خیبر میں میرے دس ہزار دوست موجود ہیں جو بڑے جنگ آزمودہ ہیں یہ بات جب حضور ﷺ تک پہنچی تو آپ مسکرانے لگے۔ پندرہ دن کے اس مکمل محاصرہ کے بعد یہودِ بنو نضیر نے حضور ﷺ کا مطالبہ قبول کر لیا اور قلعوں سے نکل کر اسلحہ ڈال دیا اور گھر کا سامان اونٹوں پر لادنا شروع کر دیا۔ کنجوسی، حرص ولالچ، حسد وبغض وعناد اور دشمنی کا مظاہرہ یہاں بھی یہود نے کیا کہ جو سامان اٹھا سکتے تھے وہ اٹھا لیا باقی کو جلا دیا۔گھروں کے دروازے اور کواڑ و چوکھٹ تک اٹھا کر لیجانے لگے۔حضور ﷺ نے ایک بڑے یہودی کے ساتھ سامان لادنے میں مدد کی اور اس طرح چھ سو اونٹوں پر یہودیوں نے سامان اور بیوی بچوں کو لاد کر

besturdubooks.wordpress.com

براستہ مدینہ منورہ زیادہ تر خیبر کی طرف چلے گئے اور کچھ شام کی طرف روانہ ہوئے۔

مدینہ منورہ پر گزرتے ہوئے یہود نے اپنی جرأت وسیادت وقیادت کا مظاہرہ کیا کہ عورتوں نے خوب بناؤ سنگھار کر کے زیورات اور زیب وزینت کی نمائش کی۔ اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ یہود جب مدینہ پر گزرنے لگے تو انہوں نے ڈھول گانے باجے اور بانسری وغیرہ بجانا شروع کر دئے تاکہ مسلمانوں کے سامنے کمزور نہ لگیں اس طرح یہود سے مدینہ کا ایک حصہ پاک ہوگیا بنونضیر کے یہود میں سے صرف دو گھر یعنی یامین اور ابوسعد نے اسلام قبول کیا اور اپنے اموال واحوال پر برقرار رہے۔ یامین سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو تمہارے رشتہ دار عمرو بن جحاش نے میرے قتل کا کس طرح منصوبہ بنایا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ یارسول اللہ! میں اس شخص کا کام تمام کردوں گا۔ چنانچہ یامین نے ابن جحاش کو قتل کر دیا اور آ کر حضور اکرم ﷺ کو اطلاع دیدی۔ حضور اکرم ﷺ اس غدار کے قتل پر خوش ہوئے کیونکہ۔

زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

اللہ تعالیٰ نے بنونضیر کے اس مال کو جو مسلمانوں کے ہاتھ میں آیا تھا، غنیمت کے بجائے مال فئی قرار دیا یعنی یہ صرف حضور اکرم ﷺ کو اللہ نے دیا ہے۔ مجاہدین کا اس میں کوئی حق نہیں حضور جہاں چاہیں خرچ کریں چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے انصار سے مشورہ کیا کہ اگر یہ مال میں صرف مہاجرین میں تقسیم کروں اور انکا بوجھ جو تم پر پڑا ہے گھر بار اور خرچ وغیرہ وہ تم سے اٹھ جائے تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا؟ انصار کے سردار حضرت سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ یہ مال بھی ان میں تقسیم فرمائیں اور حسب سابق ہمارے مال ومتاع میں بھی شریک رہیں اس عظیم جذبہ نصرت واخوت کو دیکھ کر حضور ﷺ نے انصار کو بہت دعائیں دیں۔

بہر حال سورۃ حشر میں اس واقعہ کی تفصیل ہے وہ تفاسیر میں دیکھ لیا جائے یہ سب کچھ میں نے اس لئے لکھا، تاکہ محترم قارئین کو جنگِ خندق کا بنیادی سبب واضح ہو جائے۔ اب ذرا جھانک کر دیکھئے۔

besturdubooks.wordpress.com

لشکرِ کفار کا اکٹھا ہونا

جنگ کا چوتھا مرحلہ

جب حضور ﷺ کے حکم پر یہودِ بنونضیر مدینہ سے جلاوطن ہوئے اور جا کر خیبر میں بسنے لگے تو مسلمانوں کے بارے میں انکی عداوت مزید بھڑک اٹھی اور مسلمانوں کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے انہوں نے قبائل عرب کو ایک ایسی عام جنگ کے لئے اکٹھا کرنا شروع کیا جس سے مسلمانوں کا استیصال ہوجائے۔ چنانچہ اسی غرض سے حیُ بن اخطب اور کنانہ بن ابی الحقیق یہود کے سردار اپنے دیگر بیس ساتھیوں کے ساتھ قریش کو ابھارنے اکسانے لگے۔ انہوں نے قریش مکہ سے اس طرح گفتگو کی۔

یہود: ہم سب تمہارے ساتھ ہیں ہم اس وقت تک لڑیں گے۔ جب تک مسلمان بالکل ختم نہ ہو جائیں۔

ابوسفیان: واقعی اس جذبہ کے تحت تم یہاں آئے ہو؟

یہود: جی ہاں صرف اور صرف یہی جذبہ ہے کہ آپ سے معاہدہ کر کے عداوت محمد یہ پر اکھٹے ہوں۔

ابوسفیان: مرحبا مرحبا، مجھے تو انسانوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو محمد ﷺ کی دشمنی میں ہمارا تعاون کریں۔

یہود: آپ ایک وپچاس آدمی ہمارے ساتھ خانہ کعبہ لیجائیں تا کہ کعبہ کے پردہ اور دیواروں سے چپک کر یہ معاہدہ کریں کہ آخر دم تک ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے اور مسلمانوں سے لڑیں گے۔

ابوسفیان: اے اہل یثرب تم علم والے ہو اہل کتاب ہو دیکھو ہم یہاں حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں بیت اللہ کی نگرانی کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور بت پرستی بھی کرتے ہیں اب تم بتاؤ کہ ہمارا دین بہتر ہے یا محمد ﷺ کا دین بہتر ہے؟

یہود: جناب آپ لوگ یہ نیک کام کرتے ہو اور باپ دادا کے طریقوں پر چلے آرہے ہو یقیناً تمہارا دین محمد (ﷺ) کے دین کے نسبت حق ہے۔

اس طرح سازشی یہود نے کفار مکہ کو اٹھایا اور پھر قبیلہ غطفان کے لوگوں کو بھڑکایا پھر بنوسلیم کے پاس گئے اور انکو بھی اٹھایا پھر بنوفزارہ اور غطفان کے قائد عیینہ بن حصن کے ساتھ یہود نے یہ ساز باز کرلی

besturdubooks.wordpress.com

کہ اگر آپ مکمل طور پر نکل آئے تو ہم آپ کو خیبر کے ایک سال کے کھجور مکمل طور پر دیدیں گے۔ غطفان کے قبائل نے اس کو پسند کیا اور سب بھڑک اٹھے چنانچہ قریشِ مکہ اور ان کے تابع قبائل احابیش کا چار ہزار کا لشکرِ جرار میدان میں نکل آیا اور دارالندوہ میں جاکر جنگی جھنڈا بلند کیا۔ بنوسلیم کے لوگ اپنے قائد کے ساتھ میدان میں کود پڑے بنواسد کا لشکر طلحہ بن خویلد اسدی کی ماتحتی میں نمودار ہوا، بنوفزارہ اپنے قائد عیینہ بن حصن فزاری کے ساتھ میدان میں وارد ہوئے، بنواشجع نے اپنے قائد کے ساتھ عام لشکر میں شرکت اختیار کی اور بنومرہ اپنے لیڈر کے ہمراہ میدان میں آموجود ہوئے اس طرح کفارِ قریش نے ایک روایت کے مطابق دس ہزار دوسری روایت کے مطابق ۱۲ ہزار اور ایک روایت کے مطابق ۲۰ ہزار لشکرِ جرار تیار کیا اور یہود نے خیبر اور پھر بنوقریظہ کے یہودیوں کے جمِ غفیر کا وعدہ کیا۔ اس طرح تاریخ کی ایک کٹھن گھڑی مدینہ منورہ کے مسلمانوں لئے ایک ہمہ گیر منصوبہ کے تحت تیار ہوگئی۔ اور گویا سب کی زبان پر یہ شعر تھا:۔

لَمْ یَتْرُکِ الْجُوْعُ لَنَا مَبِیْتًا
لَا بُدَّ أَنْ نَّمُوْتَ أَوْ نُمِیْتَا

ترجمہ: بھوک نے ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں چھوڑا اب تو لامحالہ ماریں گے یا مر جائیں گے۔ کسی ہوشیار نے اس نقشہ کو اپنے اشعار میں اس طرح پیش کیا ہے:۔

رئیسان یہود آکر ملے قریشی امیروں سے
ملی ایک اور بھی جرأت شریروں کے شریروں سے

ہوئیں تیاریاں، اتنا بڑا طوفان اٹھانے کی
کہ جس سے ہل کے رہ جائیں بنائیں اس زمانے کی

عرب کے جنگجو رہزن قبائل سے مدد مانگی
مسلح اور لڑاکے آدمی مانگے رسد مانگی

دکھائے سبز باغ اہل ہوس پر دام زر ڈالا
یہودی اور قریشی مال و شوکت کا اثر ڈالا

besturdubooks.wordpress.com

فراہم کر لئے اس طرح سے چوبیس الف انسان
جری ، سفاک ،خون آشام سب چھوٹے بڑے
شیطان
درندوں کا یہ انبوہ عظیم اس رنگ سے نکلا
کہ نعرہ حرب کا ہر ضرب طبل جنگ سے نکلا

حضور ﷺ کو اطلاع اور آپکا مشورہ

جنگ کا پانچواں مرحلہ

جونہی لشکرِ کفار مکہ سے مدینہ کی طرف چل پڑا، بنوخزاعہ کے چند نوجوانوں نے نہایت تیزی سے جا کر حضور ﷺ کو اس پوری صورت حال کی اطلاع کر دی۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جنگی حکمت عملی اور نظم و ترتیب بنانے کے متعلق مشورہ کیا، حضرت سلمان فارسیؓ نے فارس کے جنگوں کا تجربہ بتایا کہ ہر میدان میں مقابلے کے بجائے مدینہ منورہ کے غیر محفوظ مقامات پر خندقیں کھودی جائیں اور پھر کفار کا مقابلہ کیا جائے۔

چنانچہ اس رائے کو سب نے پسند کیا اور حضور اکرم ﷺ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان مقامات پر پہنچے، جہاں خندق کھودنا اور لشکرِ اسلام کا پڑاؤ ڈالنا تھا۔ چنانچہ آپ نے کوہِ سلع کے دامن میں پڑاؤ کیا اور جنگی نقشہ اس طرح بنایا کہ سلع پہاڑ مسلمانوں کی پشت پر ہو اور سامنے کھلے مقام ”مـذاد“ سے مقام ”ذباب“ اور پھر ”ذباب“ سے مقام ”راتج“ تک آپ نے خندقیں کھودنے کا حکم دیا اور خط کھینچ کر دس دس آدمیوں پر دس دس گز زمین تقسیم فرمائی مہاجرین صحابہ نے راتج سے ذباب تک خندقیں کھود لی اور انصار کے ذمہ ذبـاب سے جبل بنی عبید تک خندق کھودنے کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ دن کم تھے اور کفار قریش کے پہنچنے کا شدید خطرہ تھا، اس لئے صرف چھ دن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دن رات یہ کام کیا، عرب لوگ کھدائی کے ماہر نہ تھے لیکن ہمت نے سب کچھ کروا دیا اور چھ دن کے قلیل عرصہ میں اتنا بڑا کام مکمل ہو گیا حضور اکرم ﷺ خندق کھودنے اور مٹی ہٹانے اور لے جانے میں اپنے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ برابر شریک تھے۔ آپ ﷺ نے یہ شرکت اس لئے کی تا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مزید رغبت ہو

besturdubooks.wordpress.com

جائے ۔خندق میں تین کام ہوتے تھے: (۱) کھدائی (۲) مٹی بوریوں میں ڈال کر باہر لیجا کر پھینکنا۔(۳) پتھر کو الگ کر کے مورچوں کے پاس ڈالنا تا کہ بوقتِ جنگ تیروں کی طرح پتھر بھی استعمال کیے جائیں۔حضور اکرم ﷺ نے ہر قسم کے کام میں حصہ لیا۔چنانچہ سب سے پہلے آپ ﷺ نے جب کام شروع کیا تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِهٖ بَدِيْنَا
وَلَوْ عَبَدْنَا غَيْرَهٗ شَقِيْنَا

ترجمہ: بسم اللہ کر کے اسی پاک نام سے شروع کرتے ہیں۔اگر اللہ کے سوا کسی کی عبادت کریں تو بڑے بدنصیب ہوں گے۔

يَا حَبَّذَا رَبًّا وَحَبَّذَا دِيْنًا

واہ واہ کیا ہی اچھا رب اور کیسا ہی اچھا دین ہے۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ مٹی اٹھا کر لے جاتے تو آپ یہ شعر پڑھتے تھے۔

هٰذَا حَمَالُ لَا حَمَالَ خَيْبَرَا
هٰذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرَا

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! مٹی کا یہ بوجھ خیبر کی کھجوروں اور مال ومتاع سے زیادہ باعث ثواب ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر اور حضور اکرم ﷺ پر جان نثار ہو کر پڑھا کرتے تھے۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

ترجمہ: ہم ہی وہ جان نثار اور وفادار لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کے ہاتھ پر مرتے دم تک جہاد کی بیعت کی ہے۔

حضور ﷺ یہ جذبہ دیکھ کر خوش ہوتے اور پھر یہ شعر پڑھ کر اس طرح دعا فرماتے تھے۔

أَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَة
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

besturdubooks.wordpress.com

اے اللہ زندگی تو درحقیقت آخرت کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔
اس شعر کے بعد کبھی کبھی آپ ایک اور شعر ملا دیا کرتے تھے جس میں قبائل کفار کے لئے بددعا تھی۔

أَللّٰهُمَّ الْعَنْ عَضَلاً وَ الْقَارَه

فهم كلفوني انقل الحجاره

اے اللہ قبیلہ عضل اور قارہ پر لعنت نازل فرما کیونکہ انہی قبائل نے مجھے پتھر اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ خندق کے دن حضور اکرم ﷺ خود بنفس نفیس مٹی ڈھو ڈھو کر لا رہے تھے۔ یہاں تک کہ شکم مبارک گرد آلود ہو گیا۔ آپ کی زبان پر عبداللہ بن رواحہ کے یہ شعر ہوتے تھے۔

وَاللّٰهِ لَوْ لاَ اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

خدا کی قسم اللہ کی توفیق نہ ہوتی تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے اور نہ کبھی نماز پڑھتے۔

فَانْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لاَّقَيْنَا

اے اللہ ہم پر سکون اور اطمینان نازل فرما اور لڑائی کے وقت ہم کو ثابت قدم فرما۔

اِنَّ الْأُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

ان لوگوں نے یقیناً ہم پر ظلم و سرکشی کی ہے، انھوں نے جب کبھی ہم سے کفر و شر کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کیا۔ آخری الفاظ سب مل کر بار بار پڑھا کرتے تھے "أَبَيْنَا، أَبَيْنَا، أَبَيْنَا" انکار کیا، انکار کیا، انکار کیا۔

خندق کے دوران تکالیف

جنگ کا چھٹا مرحلہ

حضور اکرم ﷺ کے غزوات میں تنگی اور مشقت کے اعتبار سے سب سے بڑھ کر غزوہ تبوک ہے۔ جس کو قرآن کریم نے "سَاعَةُ الْعُسْرَة" کے نام سے یاد کیا ہے، اور احادیث و تاریخ نے اس کو "جیش العسرة" تنگی اور سختی کا لشکر کہا ہے اور آپ ﷺ کے تمام غزوات میں خوف و خطر کے

besturdubooks.wordpress.com

اعتبار سے سب سے زیادہ خطرناک غزوہ خندق کا غزوہ ہے۔قرآن کریم میں اس خوف وخطر کو اللہ تعالے نے اس طرح بیان کیا ہے:

"اِذْ جَاءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا." (احزاب ایت ۱۰تا۱۱)

ترجمہ: جب چڑھ آئے تم پر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب بدلنے لگی آنکھیں اور پہنچ گئے دل گلوں تک اور اٹکل کرنے لگے تم اللہ پر طرح طرح کی اٹکلیں۔وہاں جانچے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑائے گئے زور کا جھڑجھڑانا۔

اس کا نقشہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے اس طرح پیش کیا ہے۔

تفسیر عثمانی: "ہجرت کے چوتھے پانچویں سال یہودِ بنونضیر جو مدینہ سے نکالے گئے تھے، ہر قوم میں پھرے۔ابھارا اکسا کر قریش مکہ، بنی فزارہ وغیرہ قبائل عرب کی متحد طاقت کو مدینہ پر چڑھالانے میں کامیاب ہوگئے، تقریباً بارہ ہزار لشکرِ جرار پورے ساز وسامان سے آراستہ اور طاقت کے نشہ میں چور تھا، یہودِ بنوقریظہ جن کا ایک مضبوط قلعہ تھا، جو پہلے ہی مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کئے ہوئے تھے، یہودِ بنونضیر کی ترغیب سے آخر کار وہ بھی معاہدات کو بالا طاق رکھ کر حملہ آوروں کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔مسلمانوں کی جمیعت کل تین ہزار تھی، جن میں ایک بڑی تعداد دغاباز منافقوں کی تھی، جو سختی کا وقت آنے پر جھوٹے حیلے بہانے کر کے میدان جنگ سے کھسکنے لگے۔نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ فرمایا، آخر سلمان فارسیؓ کے مشورے سے شہر کے گرد جدھر سے حملہ کا اندیشہ تھا خندق کھودی گئی، سخت جاڑے کا موسم تھا، غلہ کی گرانی تھی۔بھوک کیوجہ سے صحابہ کرامؓ اور خود سرور عالم ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے، مگر عشق الہی کے نشہ میں سرشار سپاہی اور انکے سالار اعظم اس سنگلاخ زمین کی کھدائی میں حیرت انگیز قوت اور ہمت مردانہ کے ساتھ مشغول تھے، مجاہدین پتھریلی زمین پر کدال مارتے اور کہتے۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

besturdubooks.wordpress.com

ادھر سرکار محمدی سے جواب ملتا۔

اَللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَة
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

خندق تیار ہوگئی تو اسلامی لشکر نے دشمن کے مقابل مورچے جمادیئے، تقریباً بیس پچیس روز تک دونوں فوجیں آمنے سامنے پڑی رہیں درمیان میں خندق حائل تھی۔ باوجود کثرت تعداد کے کفار سے بن نہ پڑا کہ شہر پر عام حملہ کردیتے۔ البتہ دور سے تیراندازی ہوتی رہی، اور گاہ بگاہ فریقین کے خاص خاص افراد مبارزہ میں بھی دو دو ہاتھ دکھانے لگتے، مشرکین اور یہودِ بنو قریظہ کے درمیان مسلمانوں کی جمعیت محصورین کی حیثیت رکھتی تھی۔ تاہم انہوں نے سب عورتوں، بچوں کو شہر کی مضبوط و محفوظ حویلیوں میں پہنچا کر خود بڑی پامردی اور استقامت کے ساتھ شہر کی حفاظت و مدافعت کا فرض انجام دیا، آخر کار نعیم بن مسعود اشجعیؓ کی ایک عاقلانہ اور لطیف تدبیر سے مشرکین اور یہودِ بنو قریظہ میں پھوٹ پڑ گئی۔ ادھر کفار کے دلوں کو خدا تعالیٰ کا غیر مرئی لشکر مرعوب کر رہا تھا، اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے ایک سخت خوفناک جھکڑ ہوا کا چلا دیا۔ پُروا ہوا سے ریت اور سنگریزے اڑ کر ان کے منہ پر لگتے تھے، ان کے چولہے بجھ گئے، دیگچے زمین پر جا پڑے، کھانے پکانے کی کوئی صورت نہ تھی، ہوا کے زور سے خیمے اکھڑ گئے، گھوڑے چھوٹ کر بھاگ گئے۔ لشکر پریشان ہوگیا، سردی اور اندھیری ناقابل برداشت بن گئی، آخر ابوسفیان نے جن کے ہاتھ میں تمام لشکروں کی اعلیٰ کمان تھی، طبل رحیل بجا دیا۔ ناچار سب اٹھ کر بے نیل و مرام واپس چل دیئے۔

"وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا."

یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگِ خندق بھی کہلاتی ہیں، سخت جاڑے کے موسم اور فاقہ کشی کی حالت میں خندق کھودنا، اور اتنے دشمنوں کے بیچ میں گھیر کر لڑائی لڑنا یہ وہ حالات تھے، جن میں منافقین دل کی بات بولنے لگے اور مومن ثابت قدم رہے، اسی جنگ میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آئندہ ہم کفار پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھ کر نہ آسکیں گے۔ (تفسیر عثمانی، ص:۵۵۷)

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ مزید فرماتے ہیں یعنی پیغمبر کو دیکھو وہ ان سختیوں میں کیا استقلال رکھتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

حالانکہ سب سے زیادہ اندیشہ اور فکر انہیں پر ہے۔ مگر مجال ہے کہ پائے استقامت ذرا جنبش کھا جائے جولوگ اللہ سے ملنے اور آخرت کا ثواب حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں اور کثرت سے خدا کو یاد کرتے ہیں ان کیلئے رسول ﷺ کی ذات منبع البرکات بہترین نمونہ ہے، چاہے کہ ہر معاملہ ہر ایک حرکت وسکون اور نشست و برخاست میں ان کے نقش قدم پر چلیں اور ہمت واستقلال وغیرہ میں ان کی چال سیکھیں۔ (تفسیر عثمانی ،ص:۵۵۹)

شیخ الاسلام کی اس تفسیر سے غزوۂ خندق کا پورا نقشہ اجمالی طور پر سامنے آگیا اب کچھ تفصیل ملاحظہ ہو:

اس جنگ کے دوران ایک طرف سے کفار کا اتنا بڑا مقابلہ اور مدینہ میں داخل ہونے کا اتنا بڑا خطرہ تھا یہ آپ خود سمجھ سکتے ہیں دوسری طرف وہ لوگ جو نام کے مسلمان تھے لیکن جہاد کے میدان میں ان کا ایمان غائب ہو جاتا تھا وہ سب مخالف تھے اور بجائے تعاون کے طعنے دینے لگے کہ لو بھائی مسلمانوں کا خاتمہ ہو جائے گا، اب تو صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ اب تو مسلمان نام کی کوئی چیز مدینہ میں باقی نہیں رہے گی۔ جو وعدے اور پیشن گوئیاں تھیں سب ریت کی دیوار ہو کر ختم ہو جائیں گی، اب یثرب کی زمین میں ان لوگوں کے لئے ٹھہرنا محال ہے، لو بھائی باتیں تو ہو رہی ہیں کہ شام اور فارس اور یمن کو فتح کریں گے اور قضائے حاجت کے لئے چند قدم آگے نہیں جا سکتے، دیکھو جناب سارا عرب ایک ہاتھ ہو کر مقابلہ پر آگیا ہے اب دیکھو یہ لوگ کیسے بچیں گے وغیرہ وغیرہ۔ تیسری طرف خیبر کے سارے یہود درد سر بنے ہوئے تھے، چوتھی طرف وہ بنو قریظہ جو مدینہ شہر کے متصل آباد تھے اور اس سمت میں صرف گھر اور عورتیں تھیں وہ بھی بغاوت پر اتر آئے اور اندر سے حملے کا شدید خطرہ ہو گیا، پانچویں یہ کہ شدید سردی نے ہر متحرک جان کو جام کر کے رکھ دیا تھا۔ چھٹی بات یہ تھی کہ بھوک نے ایسا پریشان کر رکھا تھا کہ تین تین دن چکھنے کو کچھ نہیں ملتا تھا اور اسی حالت میں خندق کا کام اور دشمن کا مقابلہ بھی تھا۔ تین نمازیں حضور اکرم ﷺ اور عام صحابہ رضی اللہ عنہم کی قضاء ہوئیں لیکن مورچہ سے ایک گھڑی کے لئے پیچھے نہ ہٹ سکے، کمر کو جھکنے سے بچانے کے لئے پیٹ پر پتھر باندھے گئے، خود حضور اکرم ﷺ نے دو پتھر شکم مبارک پر باندھے تھے اور خود مورچہ زن تھے کوہ سلع کے دامن میں اس وقت جو خمسہ مساجد موجود ہیں، یہ انہیں جرنیلوں کے مورچے تھے، سب سے

besturdubooks.wordpress.com

بلند مقام پر حضور اکرم ﷺ کا مورچہ تھا، پھر صدیق اکبرؓ کا پھر فاروق اعظمؓ وغیرہ کا۔

اُم المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے ساتھ خوفناک لڑائیوں میں شرکت کی ہے، مثلاً جنگ خیبر، جنگ مریسع، صلح حدیبیہ، جنگِ حُنین، فتح مکہ وغیرہ۔ مگر میں نے تکلیف اور خوف کے اعتبار سے جنگِ خندق کیطرح کوئی جنگ نہیں دیکھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کفار باہر سے محاصرہ کئے ہوئے تھے، انکا دفاع بھی تھا، ادھر بنو قریظہ نے بغاوت کی جس سے ہمارے گھروں اور بچوں کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ ان دنوں مدینہ منورہ کا پہرہ رات بھر دیا جاتا تھا، اور صبح تک مسلمانوں کے نعرہ تکبیر کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ تاکہ دشمن اندر گھس نہ جائے یہاں تک کہ اللہ نے مدد کی اور کفار بے نیل و مرام واپس چلے گئے۔

تقریباً ایک ماہ تک یہی کیفیت رہی اور محصورین کی یہی حالت رہی قرآن نے اس کو ''ابتلی المؤمنون'' کے نام سے یاد کیا کہ مسلمانوں پر بڑی آزمائش کی گھڑی اور ''زُلْزِلُوْا زِلْزَالاً شَدِیْدًا'' کے الفاظ سے یاد کیا کہ مسلمان جھنجھوڑے گئے سخت جھنجھوڑنا، ہلائے گئے سخت ہلانا۔

قرآن کریم نے اس واقعہ کو ''بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ'' یعنی دل منہ کو آنے لگے کے الفاظ بیان فرمایا اور ''زَاغَتِ الْاَبْصَار'' یعنی آنکھیں چکرانے لگی خوفناک الفاظ سے ذکر کیا ہے۔

لیکن آج کل کے کچھ بزرگان دین اس جنگ کی اہمیت کو اس طرح گھٹا کر دکھ دیتے ہیں گویا کوئی اہم واقعہ ہی نہ تھا۔ چنانچہ ایک بزرگ نے بھرے مجمعے میں کہا ''بدر میں جب اعمال بنے تو صحابہ تلوار اٹھاتے تھے مگر سامنے گردنیں خود بخود کٹ جاتی تھیں، تلوار چلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی اور خندق میں تلوار اٹھانے ہی نہ دیا، بلکہ اعمال کے بننے سے خود ہوا آئی اور سب کو اڑا کر لے گئی۔ ایک اور بزرگ نے یہ گل افشانی کی۔

دیکھو دعوت و تبلیغ کی اس محنت نے دین کی شکلوں کو تبدیل کیا دنیا کی کیا حیثیت ہے دین کی شکلیں تبدیل کیں۔ اللہ تعالیٰ نے دعوت کی شکل کو نہیں بدلا، دیکھو نماز دین کا ستون ہے، خندق کے موقع پر ظہر کی نماز قضاء ہوگئی، عصر قضاء ہوگئی، مغرب قضاء ہوگئی، دعوت کے سفروں میں چار کی جگہ دو کر دی، اللہ نے دعوت کے عمل میں فرق نہیں آنے دیا، نماز کی شکل کو اللہ نے ۔۔۔ توڑا، عبادت کی شکل کو توڑا

besturdubooks.wordpress.com

جا سکتا ہے، لیکن دعوت کی شکل کو نہیں توڑا جا سکتا ہے۔ دیکھو صلوٰۃ خوف کو چار سے دو کر دی، نماز کی شکل کو اللہ نے توڑ پھوڑ ڈالا، تبلیغ کی شکل کو نہیں توڑا، تین دن دوگشت آٹھ گھنٹے چلہ یہی تو وہ محنت تھی جس نے ہلا کر رکھ دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو۔

"وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا، هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا."

یہ وہ محنت تھی جس نے صحابہ کو ہلا کر رکھ دیا جھنجھوڑے گئے آنکھیں چکرانے لگیں دل منہ کو آ گئے۔ الخ

بندہ عاجز اس پہلے بزرگ کی خدمت میں باادب عرض کرتا ہے کہ بدر کے میدان اور اس کا نقشہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانثاری، قرآن کریم اس کی تفسیر، احادیث مقدسہ اور اس کی تشریح اور مستند تاریخی واقعات میں اگر آپ دیکھتے، اور پھر انصاف کرتے تو آپ کبھی بھی اس طرح نہ کہتے لیکن آپ نے دانستہ طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان عظیم قربانیوں کو گھمسان کی لڑائیوں اور حملوں کو بے اثر بنانے کی کوشش کی ہے کیا وہاں چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید نہیں ہوئے؟ اور کیا وہاں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زخمی نہیں ہوئے! کیا وہاں صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت کی جنگ نہیں لڑی؟ اور کیا وہاں تلوار سونت کر حضور اکرم ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کارزار میں نہیں اترے؟ اور کیا حضور ﷺ نے وہاں کفار پر شدید حملوں کی فضیلت اور کفار کو قتل کرنے کی ترغیب نہیں دی! اگر یہ سب کچھ ہے تو آپ اس کو ایک عجیب انداز سے کیوں نظر انداز کرتے ہو! اگر وہاں فرشتوں نے مسلمانوں کی مدد و نصرت کیلئے جنگ میں حصہ لیا تو کیا اس کا یہ مطلب ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانی بے کار ہو گئی یا صحابہ رضی اللہ عنہم میدان ہی میں نہ آئے یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے جنگ ہی نہیں لڑی؟ پھر جنگِ خندق میں صحابہ کی مشقتیں برداشت کرنا، تقریباً بیس دن شدید مشکلات کا سامنا کرنا، کفار کے مقابلے میں دن رات تیار کھڑے رہنا وقتاً فوقتاً مقابلہ کرنا یہ آپ کو نظر نہیں آیا، چھ صحابہ کا شہید ہونا، اور کئی کا زخمی ہونا کیا یہ آپ کو نظر نہیں آیا اور آخری دن میں صرف ہوا کا چلنا آپ کو نظر آیا؟ اور پوری جنگ کا نقشہ ان دو لفظوں میں برابر کیا کہ "جب ان کا عمل بنا تو خندق میں اللہ نے تلوار اٹھانے نہ دیا" یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء نہیں؟ یہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تاریخ پر بہتان نہیں؟ اگر ہے تو خدارا سوچئے آپ کس کی وکالت کر رہے ہیں؟ اور بچارے ناواقف مسلمانوں کو کس

besturdubooks.wordpress.com

رخ پر ڈال رہے ہیں؟

میں عاجزانہ طور پر اس دوسرے بزرگ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ قرآن کریم اور احادیث اور مستند تاریخ کے نقشوں کو کیوں مسخ کرتے ہیں؟ قرآن کا اعلان ہے کہ جنگ ہے جہاد ہے۔ حضور اکرم ﷺ فرمارہے ہیں کہ جنگ ہے جہاد ہے تاریخ کہتی ہے کہ جنگ تھی جہاد تھا، اسلحہ تھا، مقابلہ تھا۔ اور آپ فرمارہے ہیں کہ گشت تھا، سہ روزہ تھا، چلہ تھا، تبلیغ تھی، میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گشت کو جانتے تھے؟ چلہ کو جانتے تھے؟ سہ روزہ کو جانتے تھے؟ اگر نہیں جانتے تھے تو پھر آپ قرآن کریم اور دین اسلام کے نقشے کو عوام الناس کے سامنے بے جا طور پر کیوں پیش کررہے ہو؟ قیامت میں کیا جواب دو گے؟ اے محترم بزرگ صاحب! یہ ہمارا اسلام ہے، شریعت ہے اس کی حدود قیود ہیں، آپ جہاد کو جہاد کہیں، جہاں قتال کا لفظ ہے آپ بھی قتال کہیں، جہاں غزوہ کا لفظ ہے جنگ اور لڑائی کا لفظ ہے آپ اس کو ظاہر کریں چھپانے کی کوشش نہ کریں اور نہ تاویل کی زحمت کریں اور جہاں دعوت ہے لفظ تبلیغ ہے آپ خدا کیلئے اس کو اپنے ہی مقام پر رکھیں۔ (مؤلف)

جنگ کے دوران معجزات کا ظہور

جنگ کا ساتواں مرحلہ

① خندق کھودتے وقت حضور اکرم ﷺ نے ایک پتھر پر کلہاڑی نما پھاوڑا مارا تو پتھر نے درود شریف پڑھا جس سے حضور اکرم ﷺ ہنس پڑے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کیوں ہنسے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس قوم کیوجہ سے خوش ہو کر ہنس رہا ہوں، جن کو زنجیر اور بیڑیاں ڈال کر مشرق کی سمت سے جنت کی طرف ہنکایا جارہا ہوگا، اور وہ ناخوش ہوں گے۔ (یعنی میدان جہاد میں گرفتار ہو کر پھر مسلمان ہو جائیں گے)

② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہایت چستی اور محنت سے خندق کھودرہے تھے تو انصار نے کہا کہ سلمان ہمارا ہے مہاجرین نے کہا کہ سلمان ہمارا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے چنانچہ سلمان رضی اللہ عنہ کو اہل بیت میں شمار کیا گیا۔

خندق کھودنے کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ایک پتھر نمودار ہوا حضور اکرم ﷺ نے جو نقشہ

besturdubooks.wordpress.com

خندق کا دیا تھا یہ پتھر بالکل اس کے بیچ میں آیا نہ پتھر ٹوٹتا ہے اور نہ صحابہ کرام ؓ حضور ﷺ کے کھینچے ہوئے خط سے خندق کو اِدھر اُدھر کرنا چاہتے ہیں چنانچہ آخر میں حضور ﷺ کے سامنے سب صورت حال رکھی گئی تا کہ آپ کوئی فیصلہ فرمائیں، آپ کدال لے کر پتھر کے پاس آئے اور ایک ضرب پتھر پر لگائی تو کچھ حصہ ٹوٹ گیا اور ایک روشنی کا شعلہ بلند ہوا۔ جو شام کی طرف دور تک چلا گیا آپ ﷺ نے پتھر پر دوسری ضرب لگائی تو پھر روشنی اٹھی اور یمن کی طرف چلی گئی، آپ نے تیسری بار ضرب لگائی تو پھر ایک شعلہ اٹھا اور مشرق کی طرف چلا گیا، اور پتھر ریت کا ڈھیر بن گیا، سلمان فارسیؓ نے اس پورے منظر کو دیکھ لیا تھا۔ تو فرمانے لگے یا رسول اللہ آپ نے جب بھی کدال سے ضرب لگائی تو ایک روشنی اٹھی اور ادھر ادھر پھیل گئی حضور ﷺ نے فرمایا کیا آپ نے دیکھا تھا۔ سلمانؓ نے عرض کیا جی ہاں میں نے دیکھ لیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے پہلی بار روشنی میں شام کے محلات دیکھے دوسری میں یمن کے محلات دیکھے اور تیسری روشنی میں کسریٰ فارس کا مدائن میں قصرِ ابیض (وائٹ ہاوس) دیکھا اے سلمان یہ مستقبل کے فتوحات ہیں، جسے تم فتح کرو گے، سلمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اس موقع پر ایک منافق نے کہا تھا کہ لو بھائی یہ لوگ قضائے حاجت کیلئے باہر نہیں جاسکتے ہیں اور شام و فارس و یمن کی فتوحات کی باتیں کر رہے ہیں۔

③ خندق کے دنوں میں بھوک نے صحابہ کرام ؓ کو بہت پریشان کر رکھا تھا اور کام بھی بہت عجلت سے کرنا تھا۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو کبھی کدال سے پتھر توڑتے ہوئے دیکھا تو کبھی پھاوڑے سے مٹی کھودتے دیکھا تو کبھی بوری یا جھولی میں مٹی اٹھا کر لے جاتے ہوئے دیکھا، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اسی حالت میں ایک دن میں گھر آیا اور ہمارے ہاں بکری کا ایک کمزور سا بچہ تھا میں نے اس کو ذبح کیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول ﷺ کو بہت سخت بھوک لگی ہے تم کچھ کھانا تیار کرلو اس نے ایک سیر جو کا آٹا نکال لیا اور میں نے جا کر حضور ﷺ کو دعوت دی کہ آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مختصر سے کھانے کے لیے تشریف لے آئیں حضور ﷺ نے میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر سب لشکرِ اسلام میں اعلان فرمایا اے لوگوں! جابر نے کھانے کی دعوت کی ہے ان کے گھر پہنچو۔ چنانچہ ایک ہزار آدمی میرے گھر کی طرف روانہ ہوئے، میں نے کہا: إنا لله و انا اليه

besturdubooks.wordpress.com

راجعون، ان لوگوں کے سامنے میں تو رسوا ہو جاؤنگا میں اسی پریشانی میں گھر آیا اور اپنی بیوی کے سامنے پریشانی اور لشکرِ اسلام کی آمد کی خبر دی تو میری بیوی نے کہا، کیا آپ سب لوگوں کو بلا لائے ہیں میں نے کہا حضور نے بلائے ہیں۔ بیوی نے کہا پریشانی کی کیا ضرورت ہے جب حضور نے بلائے ہیں تو یہ لوگ انکے مہمان ہیں ہمیں کیا پریشانی؟ چنانچہ حضور ﷺ نے آکر پہلے آٹے پر دم کر کے برکت کی دعا کی اور پھر حکم دیا کہ روٹی تنور میں پکا کر پردہ کے نیچے چھپائے رکھو اور پھر کھلاؤ اور اسی طرح ہنڈیا سے سالن نکال لیا کرو، لیکن برتن کو نہ کھولو پھر آپ نے دس دس آدمیوں کو داخل ہونے کی اجازت اس طرح دی "اُدْخُلُوْ اوَلاَ تُضَاغِطُوْا" داخل ہو جایا کرو لیکن بھیڑ مت بناؤ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک ہزار آدمیوں نے کھانا کھایا لیکن ہمارے ہاں کھانے میں کچھ کمی نہیں آئی، بلکہ ہنڈیا تو اب بھی سالن سے بھری پڑی تھی۔

④ عبداللہ بن رواحہؓ کی ایک بھانجی تھی وہ کچھ کھجور اپنے ماموں اور اپنے باپ کو کھلانے کے لئے لائی تو راستے میں حضور ﷺ نے اسے دیکھا، آپ نے پوچھا، بچی یہ کیا ہے؟ بچی نے جواب دیا کہ اپنے والد اور ماموں کیلئے مٹھی بھر کھجور لائی ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا یہ مجھے لاکر دو انہوں نے وہ کھجور حضور ﷺ کے ہاتھ میں رکھدیئے کھجور اتنے کم تھے کہ آپ ﷺ کے ہاتھ نہیں بھر سکے پھر آپ نے ایک چادر پھیلائی اور عام اعلان کرادیا سارے لشکر والے آئیں اور کھانا کھائیں، چنانچہ لشکرِ اسلام نے آکر پیٹ بھر کھایا، اور وہ چادر اب بھی دامنوں تک کھجور سے پُر تھی۔

یہودِ بنو قریظہ کی غداری

جنگ کا اٹھواں مرحلہ

حضور ﷺ جب مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لائے تھے تو آپ ﷺ نے عام یہود سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ مدینہ میں اگر کوئی دشمن حملہ کرے گا تو سب مل کر دفاع کرینگے اور ایک دوسرے سے غدر نہیں کریں گے۔ بعض روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ یہود نہ مسلمانوں کے خلاف کسی کی حمایت کریں گے اور نہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر کسی سے لڑیں گے، بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد نے بھی اسی طرح معاہدہ کیا تھا اور یہ شخص یہود کے ہاں بڑا مقام رکھتا تھا، ادھر لشکرِ کفار مدینہ کی طرف

besturdubooks.wordpress.com

آگے بڑھ رہا تھا کہ حی بن اخطب مقام ذوالحلیفہ سے کنارہ کش ہو کر بنو قریظہ کے پاس چلا گیا تا کہ ان کو بغاوت پر اکسائے۔ بنو قریظہ کے سات سو پچاس جوان بالکل جنگ آزمودہ تھے اور مدینہ کے لئے سب سے پر خطر مقام میں واقع تھے۔ حی بن اخطب سب سے پہلے ایک یہودی سردار ''غزال'' کے پاس جا کر ان سے اس طرح بات کی۔

ابن اخطب: میں قبائل قریش کا اتنا بڑا لشکر تیار کر کے لایا ہوں کہ تیرا دل محمد (ﷺ) اور مسلمانوں پر ٹھنڈا ہو جائے گا۔

غزال: خدا کی قسم تم نے زمانہ بھر کی ذلتیں ہم پر ڈال دی ہیں۔

ابن اخطب: ایسا مت کہو دیکھو قریش پہنچ چکے ہیں، غطفان آ گئے ہیں، قبائل اکھٹے ہو گئے ہیں اس کے بعد حی ابن اخطب بنو قریظہ کے سردار اور معاہد کے ذمہ دار کعب بن اسد قرظی کے دروازہ پر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، دونوں کی اس طرح گفتگو ہوئی۔

ابن اخطب: اے کعب بن اسد دروازہ کھول دیجئے۔ دروازہ کھٹکھٹا کر۔

کعب ابن اسد: تم کون ہو کیا کام ہے؟

حی ابن اخطب: میں حی ابن اخطب ہوں دروازہ کھول دیجئے۔

کعب ابن اسد: اے ابن اخطب تم ایک منحوس آدمی ہو تم نے بنو نضیر کو تباہ کر دیا اب ہمیں تباہ کرتے ہو، میں دروازہ نہیں کھولتا واپس چلے جاؤ۔

ابن خطب: تیرا ناس ہو! میں قبائل عرب کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جیسا لشکر لایا ہوں، یہ تیری عزت و عظمت کا موقع ہے قبائل عرب کے چھوٹے بڑے اکھٹے ہو کر دس ہزار کا لشکر تیار ہے جس میں ایک ہزار گھڑ سوار ہیں اب چند لمحوں کا انتظار ہے اب محمد (ﷺ) کا بچ کر جانا دشوار ہے، اب تو محمد ﷺ اور مسلمانوں کی جڑ اکھیڑنے کیلئے بس تلوار کا ایک وار ہے۔

کعب بن اسد: اے ابن خطب محمد ﷺ کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہے اس نے کبھی غدر نہیں کیا ہے تم ہمیں ہلاکت میں ڈالنا چاہتے ہو، تیرا بُرا ہو تو ہمیشہ ذلت لا کر ڈالتا ہے، تیرے بادل میں گرج چمک تو بہت ہے، لیکن اس میں اس سے زیادہ کچھ بھی خیر نہیں ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اپنے

besturdubooks.wordpress.com

بیوی بچوں کے ساتھ اپنے ہی گھروں میں ذبح ہو جائیں گے پھر نہ تم ہو گے نہ قریش، اس لئے میں کہتا ہوں یہاں سے واپس چلے جاؤ۔

ابن اخطب: میں واپس نہیں جاؤں گا تم نے دروازہ صرف اس لئے بند رکھا ہے کہ کہیں اندر آ کر میں تیرا کھانا نہ کھالوں تم تسلی رکھو، میں تیرا کھانا نہیں کھاؤں گا، صرف بات کرنا چاہتا ہوں، اس کلام سے کعب بن اسد کو سخت غصہ آیا اور اس کے لئے دروازہ کھول دیا ابن اخطب اندر داخل ہوا اور انتہائی چالاکی، نرمی اور دھوکہ سے کعب بن اسد کو پھانس لیا تو کعب نے کہا کہ دیکھو محمد (ﷺ) کو تم لوگ قتل نہیں کر سکو گے اور پھر کل ہم بنو قریظہ قربانی کا بکرا بنیں گے۔

ابن اخطب: ابن اخطب نے کہا تورات کی قسم اگر اس دفعہ بچ گیا اور تم کو کوئی تکلیف پہنچی تو اس گھر میں سے سب سے پہلے میں موت کیلئے تیار ہوں۔

اس کے بعد کعب ابن اسد نے حضور اکرم ﷺ کے معاہدہ کی دستاویز منگوا کر اسے پھاڑ ڈالا سمجھ لیا کہ اب معاملہ ہاتھ سے نکل گیا۔ یہود کے دوسرے سرداروں کو جب اس کا پتہ چلا تو زبیر بن باطا یہودی نے کہا: ''ہائے یہود ہلاک ہو گئے۔ ہائے اب مدینہ میں یہودیت کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو گیا۔'' اب بشمول کعب سب یہودی نہایت نادم ہوئے اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

اسی دوران عمر فاروقؓ نے جا کر حضور اکرم ﷺ کو یہود بنو قریظہ کی بدعہدی کی اطلاع کر دی حضور اکرم ﷺ خندق کے کنارے اپنے مورچے میں صدیق اکبرؓ اور دیگر مسلح دستے کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، حضور ﷺ یہ سن کر انتہائی پریشان ہوئے اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بنو قریظہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے روانہ فرمایا، حضرت زبیرؓ نے واپس آ کر فرمایا وہ لوگ مسلح ہو رہے ہیں، قلعے درست کر رہے ہیں اور مورچے بنا رہے ہیں حضور اکرم ﷺ نے اسید بن حضیرؓ، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جو اوس وخزرج کے انصاری سردار تھے، بنو قریظہ کے ساتھ مذاکرات کے لئے روانہ کر دیا اور فرمایا اگر ان لوگوں نے واقعی بدعہدی کا جواب دیا تو تم یہاں مسلمانوں کے سامنے اس کا تذکرہ مت کرو بلکہ مجھے صرف سمجھاؤ اور اگر بدعہدی کی بات نہ ہو تو پھر کھل کر یہاں مسلمانوں کو بتادو، چنانچہ یہ تینوں حضرات بنو قریظہ کی آبادی میں گئے کعب بن اسد کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ

besturdubooks.wordpress.com

یہود نے مکمل طور پر بغاوت کی ہوئی ہے ان حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہود کو اللہ کا واسطہ دیا کہ اس بغاوت سے باز آجاؤ اور ابن اخطب کی بات مت مانو اس پر کعب بن اسد کہنے لگے کہ میں نے یہ معاہدہ ایسا توڑا ہے جیسا میرے جوتے کا تسمہ میں توڑتا ہوں، میں نہیں جانتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے اور معاہدہ کیا چیز ہے یہ کہہ کر اس نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینی شروع کر دی اور پھر اسلام کو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غلیظ گالیاں دی۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے فرمایا کہ یہاں معاملہ گالیوں کا نہیں اب تو تلوار فیصلہ کرے گی اور بنو قینقاع اور بنو نضیر جیسے انجام بنو قریظہ کا بھی ہوگا۔ یہود نے کہا ہاں اب تجربہ کاروں سے مڈبھیڑ ہوگی ہم تم کو عبرتناک سبق سکھادیں گے یہ تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس آکر اشاروں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نقض عہد کی بات سمجھادی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوردار نعرہ تکبیر بلند کر کے فرمایا کہ اے مسلمانوں! تم کو اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد مبارک ہو عام مسلمانوں کو جب نقض عہد کا پتہ چلا تو سخت پریشان ہوئے، گھروں اور عورتوں کے بارے میں تشویش لاحق ہوئی اور ادھر منافقین کا نفاق بھی کھل کر سامنے آگیا، اسی نقشہ کو قرآن عظیم نے سورۂ احزاب میں پیش کیا ہے، جس کا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ سچ ہے ؎

زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

حضرت خوات رضی اللہ عنہ کا عجیب واقعہ

حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کی بدعہدی کے وقت مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر فرمایا کہ جاؤ اور بنو قریظہ پر نظر رکھو کہ کہیں اچانک حملہ تو نہیں کر رہے ہیں؟ میں جا کر کچھ دیر تک تو ان کے قلعوں پر نظر رکھتا رہا لیکن اچانک میں سو گیا اور بنو قریظہ کے گشت کرنیوالے آدمی نے مجھے نیند کی حالت میں کندھے پر اٹھالیا اور اپنے قلعوں کی طرف لے جانے لگے۔ مجھے تو بڑی شرمندگی ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چوکیداری پر مقرر کیا تھا اور میں نے اس میں کوتاہی کی۔ وہ شخص مجھے تیز تیز لے جارہا تھا جب یہودیوں کے قریب پہنچا تو ان سے کہنے لگا کہ مبارک ہو بڑی موٹی قربانی ہاتھ لگی ہے

besturdubooks.wordpress.com

میں نے دیکھا کہ اس شخص کے کمر میں ایک خنجر تھا اور وہ اب دوسرے آدمی سے باتوں میں لگ گیا تھا میں نے اسکی کمر سے خنجر نکال لیا، جب کہ میں اسکے کندھوں پر تھا میں نے اسکے پیٹھ میں وہ خنجر گھونپ دیا وہ چیخ اٹھا کہ ہائے یہ تو درندہ ہے، یہ کہہ کر وہ مر گیا اور میں چھوٹ کر ایسا بھاگا کہ مجھے معلوم بھی نہیں کہ قدم کہاں پڑ رہا ہے یہاں تک کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا، جبرائیل امین نے پہلے ہی میرا قصہ حضور اکرم ﷺ تک پہنچا دیا تھا، حضور ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ **افلح وجھک** تیرا چہرا کامیاب رہا، میں نے کہا **و وجھک یا رسول الله** اور آپ کا چہرہ بھی یارسول اللہ، پھر میں نے اپنا قصہ حضور ﷺ کو سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل نے ایسا ہی مجھے بتا دیا تھا۔

حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ کی بہادری

بنو قریظہ نے جب عہد توڑا تو انہوں نے مدینہ پر حملہ کا منصوبہ بھی بنایا اور وقتاً فوقتاً انفرادی کاروائی بھی کرتے رہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ دس یہودیوں نے ان قلعوں کا رخ کیا، جہاں عورتیں اور بچے تھے جہاں حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ بھی تھیں، یہ رات کے بجائے دن کا وقت تھا، یہود ان قلعوں میں داخل ہونے کی غرض سے آگے بڑھے حتی کے ایک یہودی قلعہ کے دروازہ کے قریب پہنچ گیا، حضرت صفیہؓ نے حضرت حسانؓ سے عرض کیا کہ یہ شخص آ رہا ہے آپ اسکا دفاع کریں حضرت حسانؓ نے فرمایا مجھ سے کام نہیں ہوسکتا ہے، اس کے بعد حضرت صفیہؓ نے جسم کو کپڑے سے ڈھانک کر باہر نکل آئی ایک لکڑی لیکر اس یہودی پر حملہ آور ہوگئیں اور اس کے سر میں اس زور سے لکڑی ماردی کہ اس کا سر پھٹ گیا اور پھر وہ مر گیا۔ حضرت صفیہؓ نے حضرت حسانؓ سے فرمایا کہ آپ اتر کر اس شخص کا اسلحہ اتار دیں، حضرت حسانؓ نے پھر معذرت کر لی، بہر حال اس کے قتل سے یہودی گھبرا گئے اور دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

نوٹ: یاد رہے تمام اہل تاریخ نے یہ بات لکھی کہ حضرت حسانؓ بہادر نہیں تھے اس لئے وہ یہ کام نہ کر سکے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اصل وجہ بعض حضرات نے لکھی ہے وہ یہ تھی کہ حضرت حسانؓ کی رگِ شجاعت میں چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے آپ کی شجاعت ختم ہوگئی تھی ورنہ آپ نے شجاعت کے گر اپنے اشعار میں بتلائے ہیں اور بزدلی کی ہر حرکت کو بطور طعن ذکر کیا ہے جس سے واضح ہو جاتا

besturdubooks.wordpress.com

ہے کہ یہ حالت جو آپ پر آئی تھی یہ ایک مجبوری تھی جس پر نہ ملام ہے نہ کلام ہے (راقم الحروف)
بہر حال یہود کی اس غداری کو تاریخ کا ہر طالب علم اپنے ذہن میں رکھے اور آیندہ اس کی پاداش میں ان کو جو سزا ملی اس کا موازنہ اس غداری اور نقض عہد اور اقدام تباہی کے ساتھ ضرور کریں۔

خندق کے آس پاس حق و باطل کے معرکے

جنگ کا نواں مرحلہ

ماہ شوال ۵ھ کو خندق کے اردگرد حق و باطل کے چند معرکے ہوئے کیونکہ کفارِ قریش اپنی آب و تاب کے ساتھ کم از کم دس ہزار کا لشکرِ جرار جو عرب کے جنگجو اور بہادر پہلوان اور مشہور سپہ سالاروں پر مشتمل تھا ،مدینہ منورہ پر چڑھا لائے ،قبیلہ غطفان کے بہادر لشکر نے اوپر کی جانب اُحد سے مسلمانوں پر چڑھائی کر کے وہاں پڑاؤ کیا اور باقی لشکر نے خندق کے سامنے حصہ میں جا کر پڑاؤ کیا اب لشکرِ کفار اور مسلمانوں کے درمیان ایک خندق حائل تھی اور پشت کی جانب کوہ سلع واقع تھا گویا مسلمان اور مدینہ شہر لشکرِ کفار اور بنو قریظہ کے درمیان محصور ہو کر رہ گیا۔
لشکرِ اسلام تین ہزار افراد پر مشتمل تھا، جس میں کچھ غدار منافقین بھی تھے اور جو بجائے فائدہ نقصان کا سبب بن رہے تھے ، بہر حال کفار نے جب خندق کا وسیع جال دیکھا تو حیران رہ گئے کیونکہ یہ طریقہ جنگ عرب کے ہاں رائج نہ تھا اس خندق کیوجہ سے کھل کر میدان میں مقابلہ تو نہیں ہوا، لیکن آمنے سامنے دونوں فوجوں کا تیروں پتھروں کے ذریعے سے ایک دوسرے پر چند حملے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ڈٹ کر مقابلہ کیا کیونکہ ؎

زندگی کیفی اسی حسن عمل کا نام ہے
کفر کو نابود حق کو جاودان کرتے چلو

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مشرک پہلوان کا واقعہ

کفار قریش نے خندق کے اس انتظام کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ ایک تدبیر ہے پھر قریش کے چند سرداروں نے اکھٹے ہو کر کوشش کی تا کہ کوئی تنگ جگہ مل جائے اور خندق پھاند کر اس طرف حملہ کر

besturdubooks.wordpress.com

دے چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل، عمرو بن عبدود اور نوفل وغیرہ پانچ اشخاص نے خندق کی تنگ جگہ سے گھوڑوں کو ایڑ دی اور پار آ گئے، سب سے پہلے عرب کے اس مشہور پہلوان جس کا نام عمرو بن عبدود تھا جو ایک ہزار گھوڑسواروں پر غالب آیا کرتا تھا، اس نے مدِ مقابل کا اس طرح مطالبہ کیا، کیا میرے مقابلے میں کوئی سامنے آنے والا ہے؟

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کون ہے جو مقابلہ پر جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ مقابلہ میں ابن عبدود ہے تم بیٹھ جاؤ کافر نے پھر مقابل طلب کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو پھر بٹھایا، تیسری دفعہ مشرک نے کہا کہ تمہاری جنت کدھر گئی تم کہتے ہو تمہارا مقتول جنت میں جائے گا اور پھر اس نے یہ شعر پڑھے۔ ؎

وَلَقَدْ بَحِحْتُ مِنَ النِّدَآءِ
لِجَمْعِكُمْ هَلْ مِنْ مُبَارِز

ترجمہ: میں نے تمہاری جماعت کو بلند آواز سے للکارا "کہ کوئی مقابل ہے؟؟"

ووقفت اذ جبن المشجعُ
مَوْقِفَ الْقِرْنِ الْمُنَاجِز

ترجمہ: میں اس وقت بھی مدِ مقابل کے سامنے کھڑا رہا جبکہ بہادر نے بزدلی دکھائی۔

وَلِذَاکَ إِنِّیْ لَمْ اَزَلْ
مُتَسَرِّعًا قَبْلَ الْهَزَاهِز

ترجمہ: اسی وجہ سے ہمیشہ میں جنگ سے پہلے میدان میں کود پڑتا ہوں۔

إِنَّ الشَّجَاعَةَ فِی الْفَتٰی
وَالْجُودِ مِنْ خَیْرِ الْغَرَائِز

ترجمہ: بہادری اور سخاوت جوان کی بہترین عادات میں سے ہیں۔

اس دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضور ﷺ سے عرض کی کہ میں تیار ہوں حضور ﷺ نے فرمایا مقابلہ میں عمرو ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا اگر چہ عمرو ہو۔ اب حضور ﷺ نے ان کو مقابلہ کی

besturdubooks.wordpress.com

اجازت دیدی اور اپنی تلوار بھی عطاء کی اور اب اپنے دست مبارک سے علیؓ کے پگڑی باندھی یہ دعا فرمائی: "۔ أللھم آعنہ علیہ." اے اللہ عمرو کے مقابلہ میں علی رضی اللہ عنہ کی مدد فرما چنانچہ شیر خدا اس مشرک پہلوان کے مقابلہ میں جا کر سامنے کھڑے ہوئے اور یہ اشعار پڑھے۔

لَاتَعْجَلَن فَقَد اَتَاکَ

مجیب صَوْتِکَ غَیْر عَاجِز

ترجمہ: جلدی مت کر اب تیری للکار کو قبول کرتے ہوئے ایک صاحبِ قدرت میدان میں آچکا ہے۔

ذُوْ نِیَّۃٍ وَّبَصِیْرَۃٍ

وَالصِّدْقُ مُنْجِیُ کُلَّ فَائِز

ترجمہ: وہ ارادے میں بھی مکمل ہے اور تجربہ میں بھی اور سچائی ہر کامیاب آدمی کیلئے ذریعہ نجات ہے۔

إِنِّیْ لَارْجُوْاَنْ اُقِیْمَ

عَلَیْکَ نَائِحَۃَ الْجَنَائِز

ترجمہ: میں چاہتا ہوں کہ رونے والیوں کو تجھ پر رونے کے لئے جمع کر دوں۔

مِنْ ضَرْبَۃٍ نَجْلَآءَ

یُبْقِی ذِکْرُھَاعِنْدَ الْھَزَائِز

ترجمہ: ایسے گہرے زخم کی وجہ سے جس کا تذکرہ ہر لڑائی میں ہوتا رہے گا۔

مدِّ مقابل کے اشعار کا جواب دینے کے بعد حضرت علیؓ اور مشرک پہلوان کی میدان کارزار میں اسطرح گفتگو ہوئی۔

شیر خدا: تو نے عہد کیا ہے کہ میدان جنگ میں مقابل کی تین باتوں میں سے ایک قبول کرو گے۔

مشرک پہلوان: جی ہاں یہ میرا وعدہ ہے اس پر قائم ہوں تم وہ تین باتیں بتاؤ۔

شیر خدا: میں تجھے کلمہ شہادت اور توحید الٰہی کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

مشرک پہلوان: اسلام کی بات چھوڑ دو کوئی اور بات کرو۔

شیر خدا: بغیر لڑائی کے واپس ہو جاؤ اور محمد ﷺ کا معاملہ دوسرے عرب پر چھوڑ دو۔

besturdubooks.wordpress.com

مشرک پہلوان: یہ تو نہیں ہوسکتا کیونکہ میں جنگ بدر میں زخم کھا کر اُحد میں شریک نہیں ہوسکا اور میں نے نذر مانی ہے جب تک اپنا بدلہ نہیں لونگا سر میں تیل نہیں لگاؤ نگا، اب بغیر لڑائی جاؤں گا تو عورتوں کو کیا منہ دکھاؤ نگا۔

شیر خدا: پھر تیسری آخری بات یہ ہے کہ میدان میں میرے مقابلے پر آجاؤ۔

مشرک پہلوان: ہنس کر بولا کہ عرب میں آج تک مجھے کسی نے مقابلے کیلئے نہیں للکارا تا ہم میں یہ نہیں پسند کرتا کہ تجھ جیسے نوعمر لڑکے سے مقابلہ کروں اور اسے قتل کروں۔

شیر خدا: لیکن خدا کی قسم میں تو چاہتا ہوں کہ تجھے قتل کروں ذرا مقابلہ پر تو آجاؤ۔

مشرک پہلوان۔ گھوڑے سے اتر کر پہلے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور پھر غضب کے ساتھ میدان میں آیا اور ایک دم حضرت علیؓ پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ حضرت علیؓ نے اس تلوار کو ڈھال پر لیا۔ اگر چہ پیشانی پر زخم آیا لیکن پھر مشرک پر موحّد کا ایسا ہاشمی مطلبی حملہ ہوا کہ مشرک ڈھیر ہو گیا میدان جنگ کو غبارِ جنگ نے ڈھانک لیا تھا، نہ موحّد نظر آرہا تھا نہ مشرک کہ اتنے میں توحید کا نعرۂ مستانہ بلند ہوا اور علی مرتضی نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا، جس سے مسلمانوں نے اندازہ لگالیا کہ حضرت علیؓ نے عمرو بن عبدود کو قتل کر دیا، اس مشرک کے دوسرے ساتھیوں نے جب یہ منظر دیکھا تو وہ بھی بھاگنے لگے، عکرمہ بن ابی جہل نے تو نیزہ کو بھی میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلا نوفل بدحواس ہو کر خندق میں گر پڑا، تو مسلمانوں نے اوپر سے اسکو سنگسار کر کے قتل کر دیا حضرت علیؓ ہنستے ہوئے حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے تو عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ یہ شخص تو قوم کا بڑا تھا اس کا اسلحہ اور سامان آپ نے کیوں نہیں لیا؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب وہ گرا تو اس کی شرمگاہ کھل گئی تب مجھے حیا آئی کہ اس حالت میں اس کا سامان اتارلوں۔

حضرت علیؓ نے اس مشرک کے قتل کے بعد اسطرح اشعار پڑھے۔

عَبَدَ الْحِجَارَةَ مِنْ سَفَاهَةِ رَأْيِهٖ

وَعَبَدتُّ رَبَّ مُحَمَّدٍ بِصَوَابٖ

ترجمہ: اپنی بیوقوفی کی وجہ سے اس مشرک نے پتھروں 'بتوں' کی عبادت کی اور میں نے صحیح رائے کے

besturdubooks.wordpress.com

ساتھ رب محمد ﷺ کی عبادت کی۔

فَصَدَرْتُ حِيْنَ تَرَكْتُهُ مُتَجَدِّلاً
كَالْجِذْعِ بَيْنَ دَكَادِكٍ وَرَوَابِي

ترجمہ: میں اس وقت واپس لوٹ آیا جبکہ میں نے اس کو کھجور کی طرح سنگلاخ زمین اور ٹیلوں کے درمیان گرا کر چھوڑا۔

وَعَفَفْتُ عَنْ أَثْوَابِهِ وَلَوْ أَنَّنِي
كُنْتُ الْمُقَطَّرَ بَزَّنِي أَثْوَابِي

ترجمہ: میں نے اس کے لباس اتارنے سے احتراز کیا اور اگر میں گرا ہوتا تو وہ ضرور میرے کپڑے اتار دیتا۔

لاَ تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ خَاذِلَ دِيْنِهِ
وَنَبِيِّهِ يَا مَعْشَرَ الْأَحْزَابِ

اے گروہائے کفار! یہ خیال مت کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور اپنے پیغمبر کو بے یار و مددگار چھوڑے گا۔

ادھر نوفل کی لاش خندق میں پڑی تھی جس پر مسلمان قابض تھے تو کفار نے کہا کہ نوفل کی لاش کے بدلے دس ہزار درہم لے لو اور لاش ہمیں واپس کر دو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ لاش بھی خبیث ہے اور اس کا پیسہ بھی خبیث ہے مفت لے جاؤ۔

ادھر عکرمہ کا نیزہ چھوڑ کر بھاگ جانا اس کیلئے عار بن گیا اور حضرت حسانؓ نے اپنے اشعار میں اس کا خوب مذاق اڑایا اور طعن و طنز کا بازار گرم کیا چنانچہ ایک شعر یہ ہے۔

فَرَّ وَأَلْقَى لَنَا رُمْحَهُ
لَعَلَّكَ عِكْرَمُ لَمْ تَفْعَلِ

ترجمہ: نیزہ ہمیں پھینک کر خود بھاگ گیا، عکرمہ صاحب!! شاید یہ کام تم نے نہیں کیا ہوگا؟؟ طنز اور طعن کا پورا سامان اس شعر میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بہادر ماں کا بہادر بیٹا

یہ بہادر ماں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ تھی اور ان کا شہزادہ بیٹا حضرت سعد بن معاذؓ تھے کفار کے حملے تو ہر روز ہوتے رہتے تھے لیکن ایک دن تو ابوسفیان نے چن چن کر اپنے تیراندازوں کو ساتھ لیا اور دن بھر خندق کے اطراف پر گشت کرتے رہے اور مسلمانوں پر تیر برساتے رہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہے میں عورتوں کے ساتھ بنو حارثہ کے ایک بلند مکان (شنگرئے) میں تھیں اور اب تک حجاب اور پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ سعد بن معاذؓ کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اور وہ اکڑ اکڑ کر میدان کی طرف جا رہا تھا اور یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

لَبِّثْ قَلِيْلًا يُدْرِكُ الْهَيْجَا حَمَلْ

مَا اَحْسَنَ الْمَوْتُ اِذَاحَانَ الْاَجَلْ

ترجمہ: ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ گھمسان کی لڑائی میں "حمل" نامی بہادر شریک ہو جائے، جب وقت پورا ہو جائے تو موت کیا ہی اچھی ہوتی ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سعدؓ کی والدہ نے اپنے لخت جگر سے کہا: "الحق برسول الله یابنیّ فقد والله تاخرت"

ترجمہ: اے میرے لخت جگر خدا کی قسم تم نے بہت دیر کر دی جلدی جلدی جاؤ اور حضور اکرم ﷺ سے جا کر ملو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جب دیکھا تو سعد کے بدن پر اتنی چھوٹی زرہ تھی کہ بازو اس سے باہر تھے تو میں نے سعدؓ کی والدہ سے کہا کہ اس کی زرہ لمبی ہونی چاہئے تھی، مجھے خطرہ ہے کہ اس کھلے حصے میں تیر آ کر نہ لگے، سعدؓ کی والدہ نے فرمایا کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے چنانچہ مجھے جو خدشہ تھا وہ حقیقت بن گیا اور اسی بازو کی رگ "اکحل" پر تیر آ کر لگا اور حضرت سعدؓ کی چند دنو بعد شہادت واقع ہوئی جیسا کہ بنو قریظہ کے واقعے میں انشاء اللہ آئے گا ،اس تیر لگنے کا قصہ اس طرح ہوا کہ ابوسفیان کے سارے تیراندازوں نے گھوم گھوم کر تیر برسائے یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ کے خیمے پر تیر لگنے شروع ہو گئے، حضرت سعد بن معاذؓ وہیں مقابلے پر کھڑے تھے کہ حضور ﷺ کے سامنے آپ کو حبان بن عرقہ مشرک کا تیر آ کر لگا، اس کافر نے تیر پھینکتے

besturdubooks.wordpress.com

وقت کہا یہ تیر لو اور میں ابن عرقہ ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: "عَرَّقَ اللّٰهُ وَجْهَكَ فِي النَّارِ" اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ میں تجھے پسینہ پسینہ کر دے، اس طرح ایک بہادر ماں نے اپنے بہادر بیٹے کی قربانی دیدی۔ سچ ہے۔

ہم نے ان کے سامنے اول تو جذبہ رکھدیا
پھر کلیجہ رکھ دیا دل رکھ دیا دسر رکھ دیا

مدینہ کی کھجوروں پر صلح کا ارادہ

جنگ کا دسواں مرحلہ

غزوۂ احزاب میں مسلمانوں پر یہ کڑی آزمائش جاری تھی پورا مدینہ محصور ہو کر رہ گیا تھا، سب سے بڑھ کر خطرہ بنو قریظہ کی طرف سے صحابہ کرام ؓ کے گھروں کو لاحق تھا۔ ادھر سردی حد سے بڑھ چکی تھی اور اس پر تازیانہ سمند یہ کہ چکھنے کیلئے کچھ نہیں ملتا، حضور ﷺ کی تین نمازیں قضاء ہو گئیں اور پڑھنے کی صورت نہیں بن پڑتی حتی کہ حضور ﷺ نے کفار کیلئے اس طرح بددعا کی: شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا۔ (مشکوٰۃ)

ان لوگوں نے ہمیں نماز سے باز رکھا خاص کر عصر کی نماز سے، اللہ تعالیٰ انکی قبروں کو آگ سے بھر دے، اس دوران منافقین ایک ایک ہو کر بہانے بنا بنا کر ہٹتے چلے گئے، تو حضور ﷺ نے یہ ارادہ کر لیا کہ کفار کی جمعیت میں تفرق و تشتت اور اختلاف کی کوئی صورت ہو جائے تا کہ جنگی دباؤ مسلمانوں پر کم ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے آپ ﷺ نے غطفان وفزارہ کے سردار عیینہ بن حصن کو بلایا اور مذاکرات شروع ہو گئے حضور اکرم ﷺ نے ان کو ہر سال مدینہ منورہ کے ایک تہائی کھجوروں کی پیشکش کی تو عیینہ نے انکار کیا لیکن پھر مان گیا کہ ہر سال ایک ثلث کھجور ہمیں دیا جائے تو ہم اپنے قبائل کو جنگ کے میدان سے پیچھے ہٹا دیں گے مجلس میں عیینہ حضور ﷺ کے سامنے متکبر انداز سے پیروں کو پھلائے ہوئے بیٹھے تھے کہ اتنے میں اسید بن حضیرؓ آئے اور کہنے لگے، اے لومڑی کے بچے! تم حضور ﷺ کے سامنے اس طرح پیر پھیلاتے ہو، ابھی ابھی پیروں کو سکیڑ کر ادب سے بیٹھو، اگر حضور ﷺ یہاں نہ ہوتے تو خدا کی قسم میں اس نیزہ کو تیرے خصیتین میں مار کر آر پار

besturdubooks.wordpress.com

نکال دیتا۔ پھر اسید بن حضیرؓ حضور اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یا رسول اللہ!! آپ کا فیصلہ اگر اللہ کے حکم سے ہے پھر تو آپ اسے نافذ کریں ورنہ خدا کی قسم ہم ان لوگوں کو تلوار کے سوا کچھ نہیں دیں گے، اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو بلایا اور معاہدہ کا متن دکھا کر مشورہ لیا، ان دونوں نے بھی کہا اگر یہ آسمانی حکم ہے تو آپ نافذ کریں اور اگر آسمانی حکم نہیں ہے لیکن آپ چاہتے ہیں تو ہم پھر بھی ماننے کیلئے تیار ہیں اور اگر مشورہ اور رائے کی بات ہے تو ان لوگوں کو تلوار کے سوا کچھ بھی نہیں دیں گے، یہ تو وہی لوگ ہیں کہ قحط سالی کیوجہ سے اونٹوں کا خون اور لید بھون کر کھایا کرتے تھے، لیکن اس وقت بھی جاہلیت میں ہم سے زبردستی کوئی کھجور نہیں چھین سکے، اب اسلام کی حالت میں ان کو کیسے جرأت ہوسکتی ہے کہ ہم سے بطور ٹیکس کھجور وصول کریں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سارا عرب تمہارے خلاف یک جان و یک زبان ہو کر چڑھ دوڑا تھا تو میں نے تمہاری سہولت کے پیش نظر یہ ارادہ کرلیا تھا اگر آپ یہ جذبہ رکھتے ہیں تو اس مکتوب کو پھاڑ دیں ، چونکہ معاہدہ پر دستخط نہیں ہوئے تھے وہ اب تک نامکمل تھا تو حضرت سعد بن معاذؓ نے پہلے معاہدہ کے اس کاغذ پر تھوکا پھر اس کو ریزہ ریزہ کر کے پھینک دیا فرمایا: "بَيْنَنَا السَّيْفُ". جاؤ اب ہمارے اور تمھارے درمیان صرف تلوار ہے۔ اس پر حضور ﷺ بہت خوش ہوئے اور آپ نے بلند آواز میں اعلان فرمایا: "اِرْجِعُوْا بَيْنَنَا السَّيْفَ." جاؤ۔ اب ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار ہے۔

چنانچہ عیینہ اپنے ساتھی کے ساتھ خائب و خاسر واپس لوٹ گیا اور کہنے لگا تلوار کا فیصلہ اب تلخ ثابت ہوگا، ایک صحابی نے فرمایا ہم خوب جانتے ہیں، اس کے بعد لشکرِ اسلام پھر کفار کی طرف متوجہ ہو کر دفاع میں مصروف ہوگیا کیونکہ۔

مؤمن بہادر ہیں مجاہد ہیں نڈر ہیں
اسلام کی عظمت کے لئے سینہ سپر ہیں

besturdubooks.wordpress.com

نُعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عجیب تدبیر

جنگ کا گیارہواں مرحلہ

یہ شخص قبیلہ غطفان کا ایک ہوشیار سردار تھا، کفار کے ساتھ تھا اور انکے یہودِ بنو قریظہ کے ساتھ بھی گہرے مراسم تھے کفار کو خندق کے گرد پڑے ہوئے قریباً ایک ماہ ہونے کو تھا اور مسلمان انتہائی پریشان حالات میں مدافعت کر رہے تھے اچانک غیبی نصرت کی صورت میں نعیم بن مسعود غطفانی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اس طرح گفتگو کی:

حضور اکرم ﷺ: اے نعیم کس مقصد کیلئے آئے ہو؟

نعیم: میرے دل میں اللہ نے اسلام ڈال دیا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا لایا ہوا دین برحق ہے اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ میرے اسلام کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں، لہٰذا آپ جنگی امور سے متعلق جو حکم فرمائیں گے میں اُسے پورا کروں گا۔

حضور اکرم ﷺ: آپ اگر لشکرِ کفار اور اس کے معاہدین کے درمیان جدائی اور پھوٹ ڈال سکتے ہو تو ڈال دو۔

نعیم: یارسول اللہ! میں ایسا کر سکتا ہوں لیکن آپ مجھے ہر قسم کی گفتگو، حیلہ سازی اور تدبیر کی اجازت دیدیں۔

حضور اکرم ﷺ: "الحرب خدعة" جنگ حیلہ اور تدبیر کا نام ہے کے اصول کے تحت تجھے ہر قسم کی گفتگو جائز ہے۔

نعیم ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں سب سے پہلے بنو قریظہ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے میرا استقبال کیا اور اکرام کر کے کھانا کھلانا چاہا لیکن میں نے کہا کہ میں اس دفعہ کھانے کیلئے نہیں آیا ہوں، بلکہ ایک بڑی خیر خواہی کیلئے آیا ہوں مگر تم میرے راز کو فاش مت کرو، ان سب نے وعدہ کیا کہ ہم سب کسی کو نہیں بتائیں گے۔ جب ان لوگوں کا وعدہ پکا ہو گیا تو نعیم نے ان سے کہا کہ اے بنو قریظہ تم نے بڑی غلطی کی ہے کہ اس شخص (محمد ﷺ) سے معاہدہ توڑ دیا۔ اس کا معاملہ سنگین ہے۔ اس نے بنو نضیر کے

besturdubooks.wordpress.com

اموال کو لیکر انہیں جلاوطن کیا اور بنو قینقاع کو جلاوطن کیا، اب یہ شخص کفار کے مقابلے میں کھڑا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ قریش ناکام واپس لوٹ جائیں گے۔ کیونکہ ان کا خرچہ ختم ہے سردی کا موسم ہے اور محاصرہ طویل تر ہو گیا، اگر قریش واپسی مکہ چلے گئے تو یہ شخص تمہیں نہیں چھوڑے گا بلکہ تم پر چڑھائی کر کے ہلاک کر دے گا۔ قریش نو وارد مسافر ہیں وہ تو چلے جائیں گے، تمہارا تو یہی شہر ہے یہاں تمہارے بچے اور عورتیں ہیں، پھر تم کیا کرو گے؟

بنو قریظہ نے کہا آپ کی بات بالکل سمجھ میں آگئی، لیکن اب ہم کیا کر سکتے ہیں معاہدہ تو ہم نے پھاڑ دیا ہے، نعیم بن مسعودؓ نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ تم قریش سے چند نوجوان اور سردار گروی مانگ لو اور قریش سے کہو کہ اگر ہم پر بعد میں محمد (ﷺ) نے حملہ کر دیا تو جوان ہمارے پاس ہوں گے تو تم مقابلہ کیلئے آؤ گے اور ہماری مدد کرو گے۔

بنو قریظہ نے کہا تمہاری رائے بہت اچھی ہے ایسا ہی کریں گے آپ کا بہت شکریہ! اس کے بعد نعیم سیدھے ابوسفیان کے پاس چلے گئے اور ان سے کہا کہ اے ابوسفیان! میں نصیحت و خیر خواہی لے کر آپ کے پاس آیا ہوں میرے راز فاش مت کرو اور یہ سن لو کہ بنو قریظہ محمد (ﷺ) سے معاہدہ توڑنے پر بہت پریشان اور سخت پشیمان ہیں، آخر دونوں آسمانی کتابوں کے ماننے والے لوگ ہیں، ایک دوسرے کے قریب ہو گئے ہیں اور صلح و معاہدہ کی تجدید کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن محمد ﷺ نے صلح کیلئے یہ شرط رکھی ہے کہ تم قریش کے ستر سردار میرے ہاتھ میں گرفتار کرا دو تو میں صلح و معاہدہ کی تجدید کر دوں گا۔ اے قریش! تم دیکھ لو گے ابھی ابھی بنو قریظہ کے لوگ تم سے ستر آدمی مانگنے کیلئے آئیں گے، لیکن یاد رکھو دینا نہیں، اور میرا یہ راز فاش نہ ہونے پائے۔ یہ کہہ کر نعیم سیدھے اپنے قبیلہ غطفان کے پاس گئے اور جو باتیں قریش کو کہی تھیں وہی باتیں قبیلہ غطفان کے کانوں میں بھر دیں اور وہ بھی چوکنے ہو گئے اور شبہ میں پڑ گئے۔ اب یہودِ بنو قریظہ نے اپنے ایک سردار کو قریش کی طرف روانہ کیا اور ان سے کہا کہ جاؤ اور قریش سے بطور گروی ستر آدمی لاؤ جب بنو قریظہ کے لوگوں نے ابوسفیان وغیرہ سے ستر آدمیوں کی گروی رکھنے کا مطالبہ پیش کر دیا تو لشکرِ کفار کے جرنیلوں کو نعیم کی بات کا یقین آ گیا کہ دیکھو وہ سچ کہتا تھا پھر قریش نے گروی رکھوانے سے صاف انکار کیا جب

besturdubooks.wordpress.com

اس انکار کا پتہ بنو قریظہ کو چلا تو ان کو یقین آ گیا کہ نعیم نے سچ کہا تھا کہ قریش ہم سے اپنا کام نکال کر ہمیں بے یار و مددگار چھوڑ دیں گے، اور پھر مسلمان ہمیں مار دیں گے، اب یہ دونوں فریق ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے۔

عکرمہ بنو قریظہ کے ہاں

جنگ کا بارہواں مرحلہ

ابوسفیان نے اپنے جنگی کمانڈروں سے مشورہ کیا اور کہا کہ دیکھو ہمارے پاس پانی، دانہ اور چارہ ختم ہو چکا ہے سخت سردی ہے اور یہود نے ہم سے غداری کر لی ہے اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ میرا تو خیال ہے کہ واپس لوٹ کر جانا بہتر ہوگا۔

قریش کے ماہرین نے کہا کہ ایک آدمی کو تحقیق حال کے لئے یہودِ بنو قریظہ کے پاس بھیج دو تا کہ صحیح صورت حال معلوم ہو سکے، چنانچہ اس مہم پر عکرمہ بن ابی جہل کو روانہ کر دیا۔ عکرمہ شام کے وقت بنو قریظہ کے محلے میں اُترا اور بنو قریظہ سے کہنے لگا: اے یہود! ہم عرصہ دراز سے یہاں پڑے ہوئے ہیں پانی، دانہ ختم ہو گیا ہے، گھوڑوں اور اونٹوں کا چارہ نہیں ہے سخت سردی ہے۔ ویسے ہم مسافر نو وارد ہیں، اب تم لوگ کل مسلمانوں پر اندر سے حملہ کر دو اور ہم باہر سے حملہ کرتے ہیں تا کہ فیصلہ کن لڑائی ہو جائے۔ بنو قریظہ نے کہا کل تو ہفتہ ہے اور ہم ہفتے کے دن کی بے حرمتی نہیں کر سکتے، کیونکہ اس سے پہلے اس بے حرمتی کی وجہ سے ہمارے باپ دادا بندر اور خنزیر بن گئے تھے۔ اس احترام کی بات کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ ہم اس وقت نہیں لڑ سکتے جب تک تم ہمیں ستر آدمی بطور گروی نہیں دو گے، تم لوگ تو پردیسی ہو اور ہمارا مسلمانوں کے ساتھ پڑوس ہے، کل وہ ہماری بیوی بچوں اور ہم سب کو گھروں میں قتل کر دیں گے۔

عکرمہ جب واپس لشکرِ کفار میں آیا تو سب کفار کو یقین آ گیا کہ نعیم بن مسعود کی بات بالکل برحق ہے، یہود ہم سے غداری کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد قبیلہ غطفان نے بھی اپنا ایک آدمی بنو قریظہ کے پاس بھیجا کہ میدان میں اتر آؤ تو یہود نے وہی جواب دیا، جس سے قبیلہ غطفان کو بھی یقین آ گیا کہ نعیم بن مسعود کی بات صحیح ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ابوسفیان محلّہ یہود میں

اس خبر کی مزید تحقیق و تفتیش کیلئے خود ابوسفیان بھی بنوقریظہ کے پاس پہنچ گئے، لیکن یہود نے ان کو بھی وہی جواب دیا۔ جو اس سے پہلے عکرمہ اور غطفانی قاصد کو دے چکے تھے۔ اب ابوسفیان کو بھی یقین آگیا کہ یہود ہم سے دھوکہ کرنا چاہتے ہیں اور بنوقریظہ کو یقین آگیا کہ قریش ہمارے کسی کام میں ہم سے شریک نہیں ہونا چاہتے۔ اس طرح دونوں فریق ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے، ابوسفیان جب ناکام واپس آگیا تو اس نے حیی ابن اخطب کو سخت ڈانٹ پلائی کہ کہاں ہے تمہارا وعدہ اور کہاں ہے تمہارے ساتھی؟ تم نے ہم سے دھوکہ کرلیا اور بنوقریظہ بھی دھوکہ کرنا چاہتے ہیں، حیی ابن اخطب نے کہا کہ ہم لوگ ہفتہ کے دن کا احترام کرتے ہیں، اس وجہ سے بنوقریظہ نے انکار کیا، اب میں خود ان کے پاس جاؤنگا، چنانچہ حیی ابن اخطب جا کر بنوقریظہ سے کہنے لگا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، قریش نے تمہارے ساتھ مجھے بھی غدار قرار دیا ہے۔ اب یہ عرض ہے کہ ہفتہ کا احترام اپنی جگہ پر صحیح ہے، لیکن محمدی مسلمانوں سے لڑنا اور انکو ختم کرنا اس سے بھی اہم ہے اگر ہفتہ کی بے حرمتی ہو جائے اور مسلمان مارے جائیں اس میں کوئی حرج نہیں، بنوقریظہ کے سردار کعب بن اسد غصہ سے بھر گیا اور کہنے لگا، اے ابن اخطب تم ایک منحوس آدمی ہو تم نے بنونضیر کی طرح ہمیں بھی مشکل میں ڈال دیا ہے، حیی ابن اخطب خائب و خاسر اور مایوس ہو کر جب ابوسفیان کے پاس پہنچ گیا تو ابو سفیان نے اس سے کہا کہ اے یہود کے بچے! میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ بنوقریظہ غداری کریں گے۔ اب یہ معاملہ ہفتہ اور اتوار کا نہیں بلکہ تم سب نے گٹھ جوڑ کرلی ہے ہمارے خلاف ہو گئے ہو اور ہم سے غدای اور دھوکہ کرنا چاہتے ہو تم خود اس غداری میں شریک ہو اب ہم مزید یہاں کھلے میدان میں نہیں رہ سکتے، تم جانو اور تمہارا کام، ہم جا رہے ہیں۔

لشکرِ کفار بھاگ رہا ہے

ایک تابعی نے حضرت حذیفہؓ سے کہا کہ آپ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کی کیا خدمت کی؟ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا ہمارے بس میں جو کچھ تھا ہم نے محنت کی ہے، اس شخص نے کہا کہ اگر ہم ہوتے تو

besturdubooks.wordpress.com

حضور اکرم ﷺ کو زمین پر پیروں چلنے نہ دیتے، بلکہ اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لے چلتے اس پر حضرت حذیفہؓ نے شدت وسختی اور مشقت کا ایک قصہ سنایا کہ جب ہم خندق میں تھے تو ایک رات حضور اکرم ﷺ نے صحابہ ؓ کو پکارا کہ کوئی لشکر کفار میں جا کر حالات معلوم کر کے لائے اور جنت میں میرا ساتھی بنے، تین بار حضور ﷺ نے اعلان فرمایا، لیکن شدت سردی، شدت بھوک اور خوف کی وجہ سے کوئی بھی نہ اٹھ سکا، پھر حضور ﷺ نے میرا نام لے کر پکارا، تو اب اٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جا کر یہ معلوم کرو کہ لشکرِ کفار کیا کر رہا ہے؟ اور ابوسفیان کے کیا ارادے ہیں؟ لیکن کسی پر تیر وغیرہ مت چلاؤ، سردی سے میرا جسم کانپ رہا تھا تو حضور ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی اب تو میں ایسی گرمی میں جا رہا تھا گویا کہ گرم حمام میں سفر کر رہا ہوں، وہاں جا کر میں نے دیکھا ابوسفیان آگ تاپ رہا ہے اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا ہے کہ بھائیوں! اپنے اپنے ساتھی کا تعارف معلوم کرو کہ کوئی اجنبی آدمی تو ہم میں نہیں ہے کیونکہ میں ایک اہم اعلان کرنا چاہتا ہوں، مجلس میں ہر ایک نے اپنے اپنے ساتھی کے ہاتھ پکڑ کر معلوم کرنا چاہا تو میں پہل کر کے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا: بھائی تم کون ہو؟ اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اس تعارف کے بعد ابوسفیان نے کہا یہاں پڑے پڑے ہمارا بُرا حال ہو گیا ہے یہود نے بھی غداری کی، اب میں چاہتا ہوں کہ ہم سب واپس چلے جائیں، لہذا اب تیار ہو جاؤ اور چلے جاؤ۔ یہ کہہ کر ابوسفیان جلدی جلدی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر اس کو مارنے لگے کہ چل پڑے، لیکن اونٹ ایک پیر سے بندھا ہوا تھا، وہ کب چل سکتا تھا، تب عکرمہ نے کہا کہ تم قوم کے سردار ہو، اس طرح بدحواس ہو کر بھاگنا مناسب نہیں، لشکر کے ساتھ ہو کر چلے جاؤ اور اونٹ کو کھول کر جاؤ یہ کیا کر رہے ہو؟ میں وہاں سے واپس آیا اور سارا قصہ حضور ﷺ کو سنایا دیا اور پہنچتے ہی مجھ پر ایسی کپکپی طاری ہو گئی کہ حضور ﷺ نے مجھے اپنی چادر کے دامن میں لپیٹ لیا اور میں ایسا سو گیا کہ صبح ہو گئی تب حضور ﷺ نے فرمایا "قم یا نومان" بہت زیادہ سونے والے اب اٹھ جاؤ، گویا کہ صحابی نے تابعی کو بتا دیا کہ ہم نے ایسی تکلیفیں حضور ﷺ کی خدمت میں برداشت کی کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

besturdubooks.wordpress.com

خدائی طوفان

اسی رات کو ہوا کا ایسا طوفان آیا کہ جس نے اونٹوں کی رسیاں توڑ ڈالیں اور آگ بجھا ڈالی، چولھوں پر دیگچیاں اڑا ڈالی، لشکر تتر بتر ہو گیا پھر خائب و خاسر ہو کر بھاگ نکلا، بنو قریظہ کی طرف سے ان کا دل پہلے سے مایوس تھا کہ اس پر آسمانی تازیانہ یہ پڑا کہ ہوا نے خیمے اکھیڑ کر سب کو ہنکا کر چلتا کر دیا۔ ادھر حضور ﷺ کی زبان پر یہ دعا جاری تھی۔

"اَللّٰهم منزل الكتاب، سريع الحساب، اهزم الاحزاب ،اَللّٰهم اهزمهم وانصُرنَا عليهم."

ترجمہ: اے کتاب نازل کرنے والے مولا! اے جلدی حساب کرنے والے اللہ! ان گروہوں کو بھگا دے، اے اللہ ان کو بھگا ہی دے اور ہماری مدد فرما دے۔ ان تمام اسباب کی وجہ سے لشکر کفار بد ترین ناکامی سے ہمکنار ہو کر پسپا ہوئے اور واپس چلے گئے، ایک دستہ بطور حفاظت پیچھے رہ گیا، تا کہ شکست سے دوچار لشکر پر مسلمان حملہ نہ کر دے۔ خالد بن ولید اس دستہ کی سرپرستی کر رہے تھے اور ابوسفیان بھاگنے والوں کی کمان کر رہے تھے اور صبح ہوتے ہوتے وہ میدان جس میں دس ہزار انسانوں کی چہل پہل نظر آ رہی تھی بالکل خالی ہو گیا، آفتابِ عالم تاب نے جس وقت افق مشرق سے جھانک کر دیکھا تو وہ میدان جنگل کی صورت پیش کر رہا تھا، جس میں ہُو کا عالم تھا اور جولق دق بیابان کا منظر پیش کر رہا تھا۔

اس پر حضور ﷺ نے اقدامی جہاد کی نوید سنا کر فرمایا کہ آج کے بعد کفار ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں گے، بلکہ ہم ان پر چڑھائی کریں گے" چنانچہ آئندہ ایسا ہی ہوا، حضور ﷺ نے اقدامی جنگیں لڑیں، حضور ﷺ نے اصحاب ؓ کو خندق سے گھروں کو جانے کی اجازت دیدی فرمایا کہ واپس جانے میں زیادہ اظہار مت کرو تا کہ بنو قریظہ ہم کو کمزور نہ سمجھے۔

نوٹ: میرے محترم دوستو بھائیوں اور بزرگو! یہ جنگ خندق کا پس منظر تھا، جو آپ نے پڑھا اور سنا، اس میں سختیوں اور مشقتوں کو دیکھو پھر شدید مقابلوں کو دیکھو، پہروں اور چوکیداریوں کو دیکھو اور پھر جہاد کو کمزور کرنے والے ان بزرگوں کو دیکھو، جو ہزاروں اشخاص کے اجتماعات میں کہتے ہیں کہ

besturdubooks.wordpress.com

خندق میں تو اللہ نے تلوار اٹھانے ہی نہیں دیا بلکہ ہوا آئی اور سب کو اڑا کر لے گی اگر ہمارے اعمال بھی درست ہو جائیں تو کفار خود بخود مٹ جائیں گے، انکی حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔

میں نہایت ادب سے کہتا ہوں کہ اے خدا کے بندو! ایک ماہ کی یہ محنتیں اور مشقتیں اور مقابلے آپ کو کیوں نظر نہیں آئے اور دن رات حتی کہ نماز کے اوقات میں مقابلہ کیلئے چوکس کھڑے ہونے کے واقعات کیوں آپ کو نظر نہیں آئے، یہ سب کچھ آپ نے کیوں چھپا دیا اور صرف آخری دن کی ہوا آپ کو یوں نظر آئی اور جنگ کے تمام اسباب کو نظر انداز کر کے صرف اس ایک سبب پر مدار جنگ کیوں رکھا؟؟ کیا اس سے آپ صرف یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے دل ودماغ سے جہاد کی اہمیت کو ختم کر کے اس کو غیر ضروری بنا دو اور مسلمانوں کو میدان جہاد میں مفلوج کر کے رکھدو؟

کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعمال سو فیصد درست اور صحیح نہ تھے؟ اگر تھے تو پھر یہ جنگ کیوں ہوئی اور کفار سے اتنا طویل معرکہ کیوں ہوا؟ اور خندق کھودنے کی یہ شدید زحمت کیوں اٹھانی پڑی اور مسلمانوں کے چھ آدمی شہید کیوں ہوئے۔ گھر بیٹھے بیٹھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ساری دنیا کی سلطنتیں کیوں نہ ٹوٹیں اور عام میدانوں میں اتنے بڑے معرکے کیوں ہوئے، اللہ بلا سے بچائے، آمین۔

ابوسفیان کا خط

اس ذلت آمیز پسپائی کے باوجود ابوسفیان نے ناک اونچا رکھنے کیلئے حضور اکرم ﷺ کے نام بھاگتے بھاگتے یہ خط لکھا:

باسمک اللھم ......الخ"

ترجمہ: میں لات وعزیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ہم اپنے بھرپور لشکر کے ساتھ تم پر چڑھ دوڑتے تھے ہمارا پکا ارادہ تھا کہ جب تک تمہاری جڑ نہ اکھیڑ پھینکیں واپس نہ لوٹیں گے، لیکن تم ہمارے مقابلے پر نہیں آئے اور درمیان میں خندق کھودی کاش مجھے معلوم ہوتا کہ یہ تدبیر تمہیں کس نے سکھائی اب اگرچہ ہم واپس ہو گئے، لیکن آئندہ ایک دن اُحد کے دن کی طرح ضرور آئے گا۔ جس میں ہم تمہیں ذبح کر کے رہیں گے۔

فقط "ابوسفیان بن حرب"

besturdubooks.wordpress.com

حضور اکرم ﷺ کا جواب

جب ابوسفیان کے قاصد نے خط پہنچایا اور حضور اکرم ﷺ کے سامنے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر سنایا تو حضور اکرم ﷺ نے اس طرح جواب دیا، **من محمد رسول الله الى ابى سفيان بن حرب اما بعد** ''الخ'' یعنی محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے ابوسفیان بن حرب کے نام یہ خط ہے: **أما بعد !** اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت پہلے سے تو دھوکہ میں پڑا ہوا ہے، بہر حال تم نے جو اپنے آنے اور پھر واپس جانے اور ہمارے مٹانے کی باتیں کی ہیں تو یاد رکھو یہ اللہ تعالی نے تجھے لوٹا کر واپس کیا ہے اور انجام کار ہماری ایسی کامیابی ہوگی کہ تم لات اور عزیٰ کو بھول جاؤ گے، باقی تیرا یہ کہنا کہ خندق کا عمل کس نے بتایا، یہ میرے رب نے میرے دل میں القاء کیا تا کہ وہ تجھے غصے سے جلا کر رکھ دے۔ یاد رکھو! ایک دن ایسا آئیگا کہ تم ہمیں ہتھیلیوں سے روکنے کی کوشش کرو گے روک نہ سکو گے۔ یاد رکھو ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ میں تیرے لات، عزیٰ، منات، اساف، نائلہ اور ہبل کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دونگا۔

فقط ''محمد رسول ﷺ''

بہر حال عزت وعظمت کے مقدس جہاد سے مسلمانوں کی تھوڑی سی جماعت نے کفر کا لشکرِ جرار بھگایا۔ بالآخر دین اسلام کا جھنڈا جزیرہ عرب پر بلند کر کے لہرایا اللہ تعالیٰ ان نفوس قدسیہ پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے۔ ''**امین یا رب العالمین**'' سچ ہے۔

غازی کی گزر گاہ بھی غازی کا وطن ہے
اُڑتی ہے جو یہ خاک یہ دشمن کا کفن ہے

besturdubooks.wordpress.com

غدّار یہودِ بنو قریظہ کا انجام ۵ھ

جنگ کا پہلا مرحلہ

اللہ تعالیٰ کے ہاں ابھی تک غزوۂ خندق مکمل نہیں ہوا تھا کیونکہ غدار یہود مسلمانوں کے پہلو میں قلب مدینہ نقض عہد کر چکے تھے اس وقتی بغاوت کے بعد بھی یہود سے ہر وقت سازش کا خطرہ موجود تھا، حضور اکرم ﷺ غزوہ خندق سے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ واپس مدینہ منورہ پہنچے اور اسلحہ اتار کر حضرت عائشہؓ کے گھر غسل فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت جرائیل امینؑ اپنے گھوڑے پر سوار اسلحہ سمیت نمودار ہوئے اور حضور ﷺ سے فرمانے لگے کہ کیا آپ نے اسلحہ اتار دیا حالانکہ فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نہیں اتارا۔ آپ نے پوچھا کہ کہاں کا حکم ہے؟ جرائیل امینؑ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بنو قریظہ پر چڑھائی کریں اور میں خود فرشتوں کا دستہ لیکر پہلے جا رہا ہوں تا کہ بنو قریظہ کے دلوں میں رعب اور دہشت ڈال دوں۔

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کے ذریعے عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس طرح اعلان کروایا کہ "رسول ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ عصر کی نماز بنو قریظہ ہی کی بستیوں میں جا کر ادا کرو" چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسلح ہو کر یکے بعد دیگرے بنو قریظہ کی بستیوں کی طرف روانہ ہوئے بنو قریظہ کے یہاں پہنچنے سے پہلے سورج غروب ہونے لگا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عصر کی نماز ادا کی انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کے حکم کا منشاء یہ تھا کہ ہم جلدی وہاں پہنچیں یہ مطلب نہیں تھا کہ نماز ہی چھوڑ دیں بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ آج کی نماز عصر وہیں جا کر پڑھنی ہوگی اس سے پہلے اس کا وقت ہی نہیں چاہے غروب آفتاب کیوں نہ ہو۔

حضور ﷺ نے دونوں جماعتوں کی تصویب فرمائی، جس سے اجتہاد کی ایک مضبوط دلیل مہیا ہوگئی،
اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اسلحہ زیب تن کیا سر پر خود اسکے نیچے لوہے کی جالی دار ٹوپی، جسم اطہر پر زرہ، ہاتھ مبارک میں نیزہ اور کندھے پر ڈھال رکھ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور بنو قریظہ کی طرف روانہ ہوئے۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قریباً ۳۶ گھوڑوں اور کئی اونٹوں پر سوار ہو کر مدینہ منورہ سے چل پڑے اور کچھ دستے پیدل ہی نکل پڑے چنانچہ عشاء کی نماز تک مجاہدین کے یہ قافلے مسلسل

besturdubooks.wordpress.com

وہاں پہنچتے رہے جنگی جھنڈا حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا پہنچتے ہی ان حضرات صحابہ ؓ نے بنو قریظہ کی بستیوں اور قلعوں کا محاصرہ کرلیا۔

حضور اکرم ﷺ کا گزر جب بنو حارثہ پر ہوا تو وہ مسلح طور پر دو صفوں میں جانے کے لئے تیار کھڑے تھے، حضور ﷺ نے پوچھا کہ ادھر سے کوئی شہسوار گزرا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ دحیہ کلبیؓ ابھی ابھی گزرے ہمیں حکم دیا کے اسلحہ پہنو اور رسول ﷺ آنے والے ہیں، حضور ﷺ بہت خوش ہوئے اور پھر فرمایا کہ یہ دحیہ کلبی ؓ نہیں تھے بلکہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے، بہر حال رسول الملاحم ﷺ آگے بڑھے اور بنو قریظہ کے ایک کنویں کے پاس جا کر پڑاؤ ڈالنے لگے۔ حضور کے پہنچنے سے پہلے یہود، حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ کو اپنے علاقے میں دیکھ کر غصے ہوئے اور حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ازواج مطہرات کو سخت گالیاں دیں، صحابہ ؓ نے جواب دیا کہ اب گالیوں کا وقت نہیں، اب تو تلوار فیصلہ کرے گی، حضرت علیؓ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ آگے نہ آئے یہ لوگ گالیاں دے رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے دیکھ لیں گے پھر گالیاں نہیں دیں گے، چنانچہ صحابہ ؓ کے ایک مسلح دستے نے حضور ﷺ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ جب حضور اکرم ﷺ یہود کے قلعوں کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! اور شیاطین کے پجاریو! تم مجھے گالی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں ابوالقاسم ہم گالیاں نہیں دے رہیں ہیں، تورات کی قسم! کوئی گالی نہیں دی۔

صحابہ کرام ؓ نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے بنو قریظہ پر تیر اندازی شروع کردی چنانچہ رات کے آخری حصہ تک خوب تیر اندازی ہوئی، لیکن یہود قلعہ بند ہو چکے تھے، اس لئے صحابہ پیچھے اپنے مُعَسکر میں لوٹ آئے دوسرے دن صبح سویرے حضور اکرم ﷺ نے اپنے تیر انداز جان نثاروں کے دوبارہ حملہ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اب صحابہ کرام ؓ نے چاروں طرف قلعوں کا شدید محاصرہ کیا اور تیر برسانے شروع کئے یہود بھی قلعوں سے جوابی کاروائی کرتے رہے لیکن وہ مکمل محاصرے میں تھے پچیس دن تک یہ مکمل محاصرہ قائم تھا، یہود کے پاس قلعوں میں طویل عرصہ کے لیے سامان موجود تھا اور حی بن اخطب اپنے وعدہ کے مطابق ان کے ساتھ محاصرہ میں شریک تھا، اس نے وعدہ کیا تھا کہ اگر قریش مکہ چلے گئے

besturdubooks.wordpress.com

اور مسلمانوں نے بنوقریظہ پر حملہ کردیا تو بنوقریظہ کے ساتھ رہوں گا جب یہودیوں نے دیکھا کہ مقابلہ نہیں ہوسکتا مسلمان بغیر فتح واپس نہیں جائیں گے اور ایک نہ ایک دن یہودیوں کو قلعوں سے باہر نکلنا ہوگا، تو انہوں نے نیچے اترنے کیلئے مذاکرات کا راستہ اختیار کیا تاکہ وہ غدار اس حیلے سے بچ جائیں ادھر قلعوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ادھر مسلمانوں کے ایک دستہ نے ان پر جی توڑ کر حملہ کیا تب یہود مذاکرات پر آمادہ ہوئے۔ سچ ہے۔

زور بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

بنوقریظہ کا لشکرِ اسلامی سے مذاکرات

جنگ کا دوسرا مرحلہ

یہود نے مذاکرات کیلئے نباش بن قیس نامی شخص کو حضور اکرم ﷺ کے پاس بھیجا اور دونوں کی اس طرح گفتگو ہوئی۔

نباش: اے محمد (ﷺ) جس طرح بنونضیر سے معاملہ ہوا تھا کہ بیوی بچوں اور جائیداد کو لیکر جلاوطن ہو جاؤ'' اسی طرح معاملہ ہمارے ساتھ بھی کیجئے۔

حضور اکرم ﷺ: نہیں اس طرح نہیں ہوسکتا۔

نباش: مال و جائیداد کی ضرورت نہیں صرف ہماری اور ہمارے بیوی بچوں کی جان بخشی فرمائیں۔

حضور اکرم ﷺ: تم لوگ جب تک میرے حکم پر اپنے قلعوں سے باہر نہیں آؤ گے اس وقت تک کوئی بات نہیں ہوسکتی۔

نباش نے جا کر قوم کو اس صورت حال سے آگاہ کردیا۔

کعب بن اسد کی تجویزیں

چونکہ بنوقریظہ کا سردار کعب بن اسد تھا اور اسی شخص کو حیی بن اخطب نے ورغلا کر بغاوت پر اکسایا تھا، آج اس سردار نے اپنی قوم کو جمع کر کے نجات کی راہیں متعین کیں، لیکن قوم نے انکار کیا آپس کی

besturdubooks.wordpress.com

گفتگو اس طرح ہوئی۔

کعب بن اسد: اے بنو قریظہ اے انبیاء کی اولاد اے میرے بھائیو اور دوستو! خدا کی قسم تم خوب جانتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، صرف حسد وعناد اور عرب سے بغض وعداوت نے تمہیں ماننے سے روکا ہوا ہے کہ بنو اسماعیل میں نبی کیوں آیا، یاد رکھو محمد (ﷺ) سے جو معاہدہ ہم نے کیا اس کو توڑنے سے میں بالکل متفق نہیں تھا، لیکن اس بدبخت اور منحوس شخص حیی بن اخطب نے ہمیں اس مصیبت میں گرفتار کرا دیا، اب آؤ مل کر سب اس دین اسلام کو قبول کرتے ہیں تو ہم اور ہمارے بچے اور ہمارا مال محفوظ ہو جائے گا ہم مسلمان ہو جائیں گے۔

بنو قریظہ: ہم اپنے دین کے علاوہ کسی دین کو قبول کریں گے نہ تورات کے سوا کوئی کتاب مانیں گے اور نہ موسیٰ کے سوا کسی کو رسول تسلیم کریں گے۔

کعب بن اسد: پھر بات یہ ہے کہ آؤ مل کر اپنے بیوی بچوں کو پہلے قتل کر دیتے ہیں اور پھر تلواریں لیکر بھرپور انداز میں مسلمانوں سے لڑنے کیلئے اتر جائیں گے اگر ہم سب مارے گئے تو پیچھے بیوی بچوں کا کوئی غم نہیں رہے گا اگر ہم غالب آ گئے تو قسم بخدا پھر عورتوں کی کمی نہیں ہوگی۔

بنو قریظہ: ہنس ہنس کر کہنے لگے کہ ان بے گناہ بچوں اور عورتوں کا کیا قصور ہے؟ اور انکے بعد زندگی میں کیا مزا رہے گا؟

کعب بن اسد: اب صرف ایک بات رہ گئی اس کو قبول کر لو ورنہ تم بے حیائی اور بدکاری کی پیداوار بنو گے۔

بنو قریظہ: بتایئے وہ ایک اور آخری بات کون سی ہے؟

کعب بن اسد: وہ یہ ہے کہ آج ہفتہ کی رات ہے کل ہماری عبادت کا دن ہے۔ مسلمان مطمئن ہوں گئے کہ آج کی رات اور دن میں یہود حملہ نہیں کریں گے، آؤ مل کر رات کو مسلمانوں پر بے خبری میں شبخون مار دیتے ہیں، پھر توبہ کر لیں گے۔

بنو قریظہ: ہم ہفتہ کے دن کی بے حرمتی نہیں کر سکتے ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس بے حرمتی کی وجہ سے ہمارے باپ دادے کیسے بندر بن گئے تھے، اب سب نے مل کر چیخنا شروع کر دیا سنیچر کی بے

besturdubooks.wordpress.com

حرمتی نہیں کریں گے، نہیں کریں گے، نہیں کریں گے۔

اس افراتفری میں عام یہود مایوس ہو گئے اور عورتوں اور بچوں کی بے بسی سے پریشان ہو گئے، اسی رات کو چند یہود نے برضا ورغبت اسلام قبول کر لیا اپنی جان و مال بیوی بچوں کو محفوظ کر لیا۔

مذاکرات کیلئے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا جانا

جب یہود نے کعب بن اسد کی کوئی بات نہ مانی تو کعب نے حضور اکرم ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہماری طرف ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں تاکہ کچھ بات ہو سکے۔ حضرت ابولبابہؓ صحابی تھے اور بنو قریظہ کیساتھ انکے تعلقات تھے، وہ قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے، جس کا بنو قریظہ سے پرانا معاہدہ تھا، ابولبابہؓ کی وہاں تجارت بھی تھی۔

حضور اکرم ﷺ نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو جانے کی اجازت دیدی، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں شدت محاصرہ کے دوران بنو قریظہ کے محلّہ میں جا اترا، تو یہودی عورتیں اور بچے مجھے دیکھ کر رونے لگے وہ اتنے چیخیں چلائے کہ مجھے ترس آ گیا۔

میں نے کعب سے کہا کہ اس مصیبت میں آپ کو حی ابن اخطب نے ڈال دیا ہے، کعب نے کہا واقعی اس منحوس آدمی نے ہمارے ساتھ یہی کچھ کیا۔ حی ابن اخطب نے کہا کہ میں بھی تو اس مصیبت میں شریک ہوں کعب نے کہا کہ مرنے اور بیوی بچوں کے گرفتار ہونے میں شرکت کونسی اچھی بات ہے؟ پھر کعب بن اسد اور دوسرے یہودیوں نے ابولبابہؓ سے پوچھا کہ یہ بتلائیں کہ ہم محمد ﷺ کے حکم پر نیچے اتر جائیں؟ ابولبابہؓ نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کر دیا کہ اتر جاؤ۔ (یعنی سب ذبح کر دیئے جاؤ گے) ابولبابہؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس جگہ سے میرا قدم ہلا تک بھی نہ تھا کہ مجھے افسوس ہوا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کر لی اور راز فاش کر لیا۔ اس لیے میں سیدھا مسجدِ نبوی چلا گیا اور اپنے آپ کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ لیا اور قسم کھائی کہ حضور اکرم ﷺ راضی ہو کر مجھے کھولیں گے ورنہ میں اسی طرح رہوں گا، حضور اکرم ﷺ کو جب اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ اگر میرے پاس آتے تو میں اس کے لئے استغفار کر لیتا اب وہ اپنے رب کے فیصلے تک اسی طرح رہے گا۔ چنانچہ ابولبابہؓ نماز اور قضائے حاجت کے وقت کھولے جاتے تھے اور باقی اوقات میں بندھے

besturdubooks.wordpress.com

رہتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمادی اور حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے آپ کی رسیاں کھول دی، آج تک اس ستون کا نام اسطوانہ ابولبابہؓ اور اسطوانہ توبہ مشہور ہے، ابولبابہؓ نے پھر قسم اٹھائی کے کبھی بھی بنو قریظہ کے محلہ میں نہیں جائیں گے۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو اتنے زور سے باندھتے تھے کہ آپ کے بازوں میں اس سے زخم آگئے تھے۔ پھر آپ نے علاج کرایا، آپؓ اس دوران کھانا بھی نہیں کھاتے تھے۔

بنو قریظہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

جنگ کا تیسرا مرحلہ

جب یہود بنو قریظہ محاصرہ سے تنگ آگئے تو حضور اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق سب کے سب قلعوں سے باہر آگئے، آپ ﷺ نے مردوں کو ایک طرف باندھنے کا حکم دیا اور عورتوں کو دوسری طرف باندھنے کا حکم دیا قلعوں کا سارا اسلحہ اور سامان جمع کروادیا۔ جس میں ڈیڑھ ہزار تلواریں تھیں تین سو زرہیں تھیں، دو ہزار نیزے ڈیڑھ ہزار ڈھالیں تھے اس کے علاوہ سامان بھی تھا شراب کے مٹکے تھے جو توڑ دیئے گئے، اب انصار مدینہ میں سے جو حضرات قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے، ان کی خواہش تھی کہ جس طرح بنو قینقاع کو حضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی بن سلول خزرجی کی درخواست پر معاف کر کے جلاوطن کیا تھا، اسی طرح قبیلہ اوس کی درخواست پر ان کے حلیف اور معاہد بنو قریظہ کو بھی معاف کیا جائے۔ چنانچہ قبیلہ اوس کے بہت سارے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے معافی کی درخواست کردی۔ تب حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر راضی ہوجاؤ گے کہ تم ہی میں سے ایک شخص ان یہودیوں کے بارے میں فیصلہ سنا دے، انہوں نے کہا ہم اس پر راضی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص سعدؓ بن معاذ تمہارا سردار ہے، وہ حاکم ہے، اس کا فیصلہ منظور ہوگا، حضرت سعدؓ کے بازو میں غزوہ خندق میں ایک تیر لگا تھا وہ زخمی حالت میں مسجد نبوی کے پاس ایک خیمہ میں زیر علاج تھے۔ انہوں نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک میری آنکھیں بنو قریظہ کی ہلاکت سے ٹھنڈی نہ ہوں، ان لوگوں نے عین موقع پر غداری کی ہے، قبیلہ اوس کے لوگ اپنے

besturdubooks.wordpress.com

سردار کو لانے کے لئے مسجد نبوی چلے گئے وہاں سے ان کو ایک گدھے پر سوار کر کے لائے، راستے میں ان کے قبیلے کے لوگوں نے بار بار سفارشیں کیں کہ آپ کو حضور ﷺ نے حکم مقرر کیا ہے، لہذا آپ اپنے حلیفوں اور معاہدوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں آخر میں سعدؓ نے جواب دیا کہ سعد کو ایک موقع ملا ہے وہ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے بارے میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا۔"

قوم کے ہوشیار لوگ سمجھ گئے کہ سعد کسی بات میں آنے والے نہیں ہیں۔ جب آپ محلّہ بنو قریظہ پہنچے ،تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ (یعنی وہ زخمی ہیں ان کو گدھے سے اتار دو) حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب اترے تو آپ نے انصار کے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرا کیا ہوا فیصلہ سب کو منظور ہوگا؟ سب انصار نے فرمایا ہاں منظور ہوگا، پھر سعد نے حضور اکرم ﷺ کی طرف سر اور نظریں جھکا کر حیا کے ساتھ نہایت ادب سے فرمایا کہ جو یہاں پر ہیں ان کو بھی میرا فیصلہ منظور ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہاں منظور ہوگا۔ پھر حضرت سعدؓ نے اس طرح فیصلہ سنا دیا کہ بنو قریظہ کے سب لڑنے والے بالغ مرد قتل کر دئے جائیں اور عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا جائے ان کے اموال کو مال غنیمت کے طور پر تقسیم کر دیا جائے، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سعدؓ کا یہ فیصلہ ساتوں آسمانوں کے اوپر کا فیصلہ ہے اور سعد نے تورات کے مطابق فیصلہ دیدیا اور یہ اللہ کے حکم کے مطابق ہے، علماء اور اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ تورات کا یہی حکم تھا اور یہ حکم کسی حد تک اب بھی تورات میں موجود ہے کہ جو قوم نقض عہد کرے گی، اس کی سزا موت ہے اس حکم کے بعد حضرت سعدؓ کی رگ کا منہ کھل گیا اور فوارہ کی طرح خون جاری ہو کر آپؓ اپنی دعا کے مطابق انتقال کر گئے اور درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ سچ ہے۔

ہم نے ان کے سامنے اول تو جذبہ رکھ دیا
پھر کلیجہ رکھ دیا دل رکھ دیا سر رکھ دیا

بعض اہلِ تاریخ نے لکھا ہے کہ یہود اپنے قلعوں سے ابتداءً حضرت سعدؓ ہی کے حکم پر نیچے اترے تھے۔ واللہ اعلم.

besturdubooks.wordpress.com

غدار یہود اور کفر کے سرغنے موت کے سامنے

جنگ کا چوتھا مرحلہ

حضرت سعدؓ کے اس فیصلے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے خندقوں کے کھدوانے کا حکم دیدیا، جب احجار زیت اور دار ابی جہل کے درمیان گڑھے مکمل ہو گئے، تو اس کے بعد سرکش اور غدار یہود قید کی حالت میں لائے گئے پھر ان کی گردنیں ماری گئیں اور حضور ﷺ وہاں موجود تھے، جب کعب بن اسد سے بعض یہود نے پوچھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے؟ تو اس نے کہا کہ صرف تلوار ہے جو جائے گا واپس نہیں ہوگا، میں نے بہت سمجھا دیا تھا لیکن تم نے نہیں مانا، ان لوگوں نے کہا: کہ ہم نے تیرے کہنے پر نقض عہد کیا تھا نہ کہ اپنی طرف سے، اس پر حی بن اخطب شیطان نے کہا کہ اب ملامت کرنے سے کچھ نہیں بنے گا۔ بس تلوار کے سامنے صبر سے کام لو۔ چنانچہ یہود رات بھر تورات کی تلاوت اور دوسرے رسوم ادا کرتے رہے۔ صبح کو حضور اکرم ﷺ نے صحابہ ؓ سے فرمایا اپنے اپنے قیدیوں کو خوب کھلاؤ اور ٹھنڈا پانی پلاؤ اور خوب آرام دلاؤ اور پھر قتل کے لئے لاؤ، حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ اس گردن زنی کی ذمہ داری سنبھال رہے تھے کہ اتنے میں حی ابن اخطب گردن زنی کے لئے اس حال میں لائے گئے کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے، موت کا سرخ لباس پہنے ہوئے تھا، جب قریب آگئے تو اس نے اپنا لباس پھاڑ کر تار تار کر دیا تا کہ مرنے کے بعد کوئی اس کو استعمال نہ کر سکے۔ حضور اکرم ﷺ نے جب حی ابن اخطب کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے دشمن! کیا خدا تعالیٰ نے تجھے میرے قابو میں نہیں دیا؟ اس نے کہا جی ہاں دیا لیکن خدا کی قسم میں اپنے آپ کو تیری دشمنی میں ذرا بھی ملامت نہیں کرتا ہوں، میں نے عزت کو تلاش کیا اور زمین کے ہر حصے میں تیرے مقابلے کے لئے لوگوں کو اکھٹا کیا لیکن اللہ نے تجھے مجھ پر غالب کیا جسے اللہ ٹھکرائے تو وہ بے یار و مددگار ہو جاتا ہے، پھر حی بن اخطب شیطان نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: کہ اے لوگو صبر کرو، یہ بنی

besturdubooks.wordpress.com

اسرائیل پر اللہ کی طرف سے لکھی ہوئی مصیبت ہے جو آئی ہے، اس کے بعد اس کی گردن اڑائی گئی اس طرح انسانوں میں ایک بڑا شیطان مارا گیا اور مخلوق خدا اس کی شرارت اور فساد سے محفوظ ہوگئی۔ سچ ہے۔

زندگی کیفی اسی حسن عمل کا نام ہے

کفر کو نابود حق کو جاوداں کرتے چلو

اس کے بعد بنو قریظہ کا ایک اور لیڈر غزال بن سموال لایا گیا اور حضور اکرم ﷺ کے حکم سے اس کی گردن اڑائی گئی۔ کچھ لوگوں نے یہ بات پھیلا دی کہ قبیلہ اوس کے لوگ اس کاروائی سے خوش نہیں ہیں کیونکہ بنو قریظہ کے معاہد تھے حضور ﷺ نے جب معلوم کیا تو صرف افواہ تھی بلکہ قبیلہ اوس کے لوگوں نے اس کے بعد چند یہودیوں کو اپنے اپنے علاقے میں لے جا کر قتل کر دیا تا کہ لوگ غلط پروپیگنڈہ نہ کریں۔

بنو قریظہ کا ایک سردار زبیر بن باطا کا عجیب قصہ اس طرح پیش آیا کہ ایک صحابی ثابت بن قیسؓ نے انکی جان بخشی کی سفارش حضور اکرم ﷺ کے سامنے کی تو حضور ﷺ نے اس کو معافی دیدی، اس نے اپنی اولاد کی جان بخشی کی سفارش کی، حضور ﷺ نے اس کو بھی قبول کر لیا، صحابی نے اس کے لئے مال واپس کرنے کی سفارش کی۔ حضور ﷺ نے اس کو بھی قبول کر لیا، آخر میں ابن باطا نے صحابی سے کہا کہ تم نے اپنی وفاداری کا حق ادا کر دیا۔ لیکن یہ بتاؤ فلاں سردار یہودی کا کیا ہوا؟ فلاں کا کیا ہوا؟ جب صحابی نے جواب دیا کہ سب کو قتل کر دیا تو ابن باطا نے کہا کے ان کے بعد زندگی میں کوئی مزہ نہیں، مجھے آگے لے جاؤ اور میری ہی تلوار سے میری گردن اڑاؤ تا کہ اپنے ساتھیوں سے جا کر ملوں، صدیق اکبرؓ نے فرمایا تم برباد ہو جاؤ ہمیشہ جہنم میں ملاقات رہے گی۔

اس کے بعد بنو قریظہ کے عظیم سردار کعب بن اسد لائے گئے۔ جن کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے تو حضور ﷺ نے پوچھا کہ کعب بن اسد ہو؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں کعب بن اسد ہوں حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم کو تمہارے بڑے مقتداء یہودی ابن خراش نے نہیں کہا تھا کہ ایک نبی آنے والا ہے، ان کی اتباع کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اور میرا سلام ان تک پہنچاؤ؟

besturdubooks.wordpress.com

کعب بن اسد نے کہا کہ قسم بخدا اس نے یہ وصیت کی تھی اور مجھے خوب معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، لیکن میں اس عار کے خوف سے ایمان نہیں لاتا کہ یہود کہیں گئے کہ موت اور تلوار کی دھار سے گھبرا گیا۔ اس لئے یہودیت پر مرنے کو ترجیح دیتا ہوں، حضور ﷺ نے صحابی کو حکم دیا کہ اس کی گردن اڑادو چنانچہ وہ بھی مارا گیا اس طرح چھ یا سات سو یہودی صبح سے لیکر شام تک ہلاک کر دئے گئے۔ اس میں ایک عورت بطور قصاص ماری گئی اس نے ایک صحابی پر مکان کی چھت سے چکی کا پاٹ گرا کر شہید کیا تھا، باقی کسی نابالغ بچے یا کسی عورت کو قتل نہیں کیا گیا، پھر ان سب یہودیوں پر خندق کی مٹی ڈال دی گئی اس طرح مدینہ منورہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے دشمنوں سے پاک ہو گیا، بڑے بڑے سردار زمین پر ٹھنڈے پڑے تھے۔

اور میں نے اس مناسبت سے ایک بار پھر کہا۔

مِنْ عَهْدِ عَادٍ كَانَ مَعْرُوفاً لَنَا
اِسْرُ الْمُلُوكِ وَقَتْلُهَا وَقِتَالُهَا

یعنی بادشاہوں سے لڑنا انہیں قید وقتل کرنا قدیم زمانہ سے ہمارے جانے پہچانے کارنامے ہیں۔

قیدیوں میں ایک ہزار عورتیں بچے ہاتھ آئے تھے، ان کو حضور اکرم ﷺ نے بطور مال غنیمت تقسیم کر دیا اور ایک حصہ عورتوں کا علاقہ شام بھیج کر فروخت کر دیا گیا۔ جس کے بدلے حضور اکرم ﷺ نے اسلحہ اور گھوڑے حاصل کر لئے کچھ عورتوں کو آزادی مل گئی کچھ بچے آزاد ہو گئے، کچھ یہودی عورتیں اور بچے بعد میں مسلمان ہو گئے، جن میں شان والے صحابی بھی بنے اور صحابیات بھی بنیں اور اس طرح اللہ کی مرضی کے مطابق غزوہ احزاب پایۂ تکمیل تک پہنچا۔

والحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً کثیرا

قرآنِ کریم اور جنگِ خندق

غزوۂ بنو قریظہ کے متعلق قرآنِ کریم کی دو آیتیں بھی نازل ہوئیں جس میں اس پورے قصے کی طرف

besturdubooks.wordpress.com

اشارہ بلکہ تصریح موجود ہے جو اس واقعہ کے لئے ایک سند ہے کہ یہ کاروائی واقعی ہوئی ہے اور جو کچھ اس میں ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوا ہے، کسی کو نہ اس میں شک کی گنجائش ہے اور نہ ان مکار یہودیوں پر ترس کھانے کی ضرورت ہے، قرآنِ کریم میں ہے: "وَأَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْراً." (سورۂ احزاب آیت ۲۶، ۲۷)

ترجمہ: اور جن اہلِ کتاب نے ان کی (مشرکین) کی مدد کی تھی (اللہ نے) ان کو ان کے قلعوں سے نیچے اتار دیا اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیا، بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا، اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا تم کو مالک بنا دیا، اور ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے قدم نہیں رکھا، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

تفسیرِ عثمانی: یہ یہودی بنی قریظہ ہیں، مدینہ کے مشرقی جانب ان کا مضبوط قلعہ تھا، اور پہلے سے مسلمانوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ کئے ہوئے تھے، جنگِ احزاب کے موقع پر حی بن اخطب کے اِغواء سے تمام معاہدات بالائے طاق رکھ کر مشرکین کی مدد پر کھڑے ہو گئے، بعض نے مسلمان عورتوں پر بزدلانہ حملہ کرنا چاہا، جس کا جواب حضرت صفیہؓ نے بڑی بہادری سے دیا، کفارِ قریش وغیرہ عاجز ہو کر چلے گئے، تو بنو قریظہ اپنے مضبوط قلعوں میں جا گھسے، نبی کریم ﷺ جنگِ احزاب سے فارغ ہو کر غسل وغیرہ میں مشغول تھے کہ جبرئیلؑ تشریف لائے، چہرہ پر غبار کا اثر تھا، عرض کیا رسول اللہ! آپ نے ہتھیار اُتار دیئے حالانکہ فرشتے ہنوز ہتھیار بند ہیں، اللہ کا حکم ہے کہ بنو قریظہ پر حملہ کیا جائے، فوراً منادی ہوگئی کہ بنو قریظہ کے بدعہد یہودیوں پر چڑھائی ہے، نہایت سرعت کے ساتھ اسلامی فوج نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کیا چوبیس پچیس دن محاصرہ جاری رہا، آخر محصورین تاب نہ لاسکے، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیام بھیجنے شروع کیے، آخیر میں ان کی طرف سے بات اس پر ٹھہری کہ ہم قلعوں سے باہر آتے ہیں، اور اُوس کے سردار حضرت سعد بن معاذؓ کو حَکَم

besturdubooks.wordpress.com

ٹھہراتے ہیں، (کیونکہ وہ ان کے حلیف تھے زمانہ جاہلیت میں) جو فیصلہ ہمارے حق میں حضرت سعد کردیں گے، ہم کو منظور ہوگا، آنحضرت ﷺ نے بھی قبول فرمالیا، قصہ مختصر حضرت سعد تشریف لائے اور بحیثیت ایک مسلّم حَکَم کے فیصلہ کیا کہ بنی قریظہ کے سب جوان قتل کردیئے جائیں، اور عورتیں اور لڑکے سب قیدِ غلامی میں لائے جائیں، اور ان اموال و جائیداد کے مالک مہاجرین ہوں، خدا اور رسول کی مرضی اور ان کے بدعہدی کی سزا یہی تھی اور یہ فیصلہ ٹھیک ان کی مُسلّمہ آسمانی کتاب تورات کے موافق تھا چنانچہ تورات کتاب استثناء اصحاح ۲۰ آیت ۱۰ میں ہے۔ جب کسی شہر پر حملہ کے لئے آپ جائیں تو پہلے صلح کا پیغام دے اگر وہ صلح تسلیم کرلیں اور تیرے لئے دروازہ کھول دیں تو جتنے لوگ وہاں موجود ہوں سب تیرے غلام ہوجائیں گے، لیکن اگر صلح نہ کریں تو تو ان کا محاصرہ کر اور جب تیرا خدا تجھ کو ان پر قبضہ دلادے تو جس قدر مرد ہوں سب کو قتل کردے، باقی بچے اور عورتیں، جانور اور جو چیزیں شہر میں موجود ہوں، سب تیرے لئے مالِ غنیمت ہوں گی۔"

اس فیصلے کے مطابق کئی سو یہودی جوان قتل کیے گئے اور کئی سو عورتیں لڑکے قید ہوئے اور ان کے املاک و اموال پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا۔ (تفسیر عثمانیؒ ص: ۵۶۰)

علامہ عثمانیؒ دوسری آیت ۲۷ کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں: "یہ زمین جو مدینے کے قریب ہاتھ لگی (بنی قریظہ کی) حضور ﷺ نے مہاجرین پر تقسیم کردی، ان کے گذران کا ٹھکانہ ہوگیا، اور انصار پر سے ان کا خرچ ہلکا ہوا اور دوسری زمین سے مراد خیبر کی زمین ہے جو دو برس بعد ہاتھ لگی اس سے حضرت کے سب اصحاب آسودہ ہوگئے، بعض کہتے ہیں کہ دوسری زمین مکہ کی ہے، بعض نے فارس و روم کی زمین مراد لی ہے، جو آپ ﷺ کے بعد خلفاء کے ہاتھوں سے فتح ہوئیں، اور بعض کہتے ہیں کہ قیامت تک جو زمینیں فتح کی جائیں، سب کے سب اس میں شامل ہیں۔ واللہ اعلم (تفسیر عثمانی، ص: ۵۶۰)

بہر حال صحابہ کرام ؓ کی عظیم محنتوں اور مشقتوں اور رسول کریم ﷺ کی بے مثال شجاعتوں اور جرأتوں اور جہاد مقدس کے اس عظیم فریضے کی برکتوں اور اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء رحمتوں سے حجازِ مقدس شرک و کفر سے کی ناپاکی سے پاک ہوگیا، اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند اور شرک سرنگوں ہوا۔"

besturdubooks.wordpress.com

اللہ تعالیٰ دورِ حاضر کے مسلمانوں کو جہادِ مقدس سے محبت عطا فرمائے اور مسلم نوجوانوں، بوڑھوں کو اس میں عملاً حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور علمائے کرام اور طلباءِ عظام کو اس مقدس فریضہ کے عام کرنے اور اسے اجاگر کرنے کا شوق دلا دے، اور مسلمان جہاں جہاں ہوں ان کو کفار کے مظالم سے نجات دے، اور امت کو ایک مؤمن مجاہد خلیفہ عطا فرما دے، اور ہمیں شہادت کی موت عطا فرما دے۔

آمین یا رب العٰلمین و صلی اللہ علی خیر خلقہٖ وعلیٰ آلہٖ و صحبہٖ أجمعین.

بنا کر دند خوش رسمے بخون و خاک غلیطدن

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

فضل محمد بن نور محمد یوسف زئی

استاذ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی، جنوری ۱۹۹۵ء